



مجاہدات کا میدان

انسان کے مجاہدات کا اصل میدان مسجد کا گوشہ یا خانقاہ کا حجرہ یا تسبیح
و مساجد نہیں، مگر اور بازار، سوسائٹی اور معاشرہ ہے اور اس میں سفت کا دہن لئے
سے نہ چھوڑا جائے تو چلتے پھرتے سارے مجاہدے اور ساری منزلیں طے ہو سکتی ہیں
دشمن کے ساتھ کیا برتاؤ ہو، دوست کے ساتھ کیا رویہ رکھا جائے۔ مگر والوں کے
ساتھ کس طرح پیش آئیں، پروپری کیا حقوق ہیں، معاشرہ میں ہماری اخلاقی
ذمہ داریاں کیا ہیں، ناگوار باتوں کو کیسے برداشت کرنا چاہئے، اندھت و ہمدردی
کیا چیز ہے، یہ وہ اسباق ہیں جو مدرسہ و مکتب اور کسی یونیورسٹی و درس گاہ ہیں
نہیں بلکہ گھروں، سڑکوں پر، راستوں میں چلتے پھرتے اور بات کرتے پڑھتے
جلتے ہیں، نیند سے بیدار ہوتے ہی آدمی کا سفر شروع ہو جاتا ہے اور یہ سبق اس کی
تمام مشغولیتوں کے ساتھ خود بخود چلتا ہے، اس کو کسی نے عمل کا اضافہ کرنے کی ضرورت
نہیں ہوتی، بلکہ اعمال کی نیت درست کرنے کی ضرورت ہو قائم ہے۔
(مولانا محمد امینی مددی مرحوم)

معارف حیات

محلہ معاشرہ و نشریات دارالعلوم ندویہ العلامہ الحنفی

۱۰ نومبر ۱۹۹۲ء مطابق ۵ رب جمادی المیان ۱۴۱۳ھ

بڑا ۸۸
۱۱۷۸۳۶

جلد نمبر ۳۲

جن بزندہ

مولانا مفتی انور ندوی
تاب ناظم ندوہ العلامہ الحنفی

شیخ الحنفی ندوی

مشادرت

نذر دعاؤں

اس دارہ میں	۱۰۰
اگر شرخ نشان	۵ روپے
نی شمارہ	۵ روپے
بیرونی مالک فناں ڈاک	۵ روپے
بے کراس شمارہ پر آپ کا پسندیدہ ختم ہو چکا	۵ روپے
ایشانی بورپی، افریقی و امریکی مالک	۵ روپے
بے امنا اگر آپ چاہتے ہیں کہ دین و ادب کا	۵ روپے
ی خادم ندوہ العلامہ کاترچان آپ کی تقدیم	۵ روپے
پہنچا رہے تو سالانہ چندہ مبلغ شودا پر بندی	۵ روپے
من آرڈر فخر تعمیر حیات کے پتہ پر ارسال	۵ روپے
فرمائیں	۵ روپے
بھری ڈاک جملہ	۱۰ روپے

میتھج تعمیر حیات پوسٹ بکس ۹۳ ندوہ العلامہ الحنفی
۰۷ ۲۲۶۰۰۷ ۰۷ ۲۲۶۰۰۷
درافت سکریٹری جلس صافت دشراست بخنوں کے نام سے بنائیں۔
اور دفتر تعمیر حیات کے پتہ پر روانہ کریں۔

خط و تابات اور اسی آرڈر کرتے وقت
تو یہ دیگام سلپ اپر چریدی کی نمبر کے
ساتھ مکمل نام دیتے ہوئے بخیں خرید اسی
نمبر پر پتہ کیلی پر کھلاشتا بے الگ آپ
جدید خریداری میں تو اس کی صراحت ضرور
کوئی اس سے دفری کاروباری میں آسانی
او بدلی ہوتی ہے۔

پوسٹ پیش شاہی میں آزاد بیس میں بیس کے دفتر تعمیر حیات بیس میانت دشراست ندوہ العلامہ الحنفی کے شعبات کی

کا بھر تھا اسی حصہ بن چکا ہے۔

اس کی کشتہ تو ادا کی وجہ سے اس کے
دشمن بھی اس کو کافی اہمیت دینے لگے
اور عالمی سطح پر اس کو ایک ایسی قوت قبولی
کرنے پر مجبور ہو گئے جس کا پہاڑ ایک بڑا مقام دروزن
ہو۔ یہ وہ اہم دھرم ہے جن کی پشاور اسلام دشمن
طاقتیں مدداؤں کے خلاف تھیں ہوتی جاتی ہیں تاکہ
وہ ان کو ان خصوصیات سے شادیں اور ان کے
معاشہ کو طرح طرح کی آلاتشوں اور گزینہوں
سے بھروسی حالت کی یہ ایک ایسا معاشہ ہے کہ
اس سے اس کے فریضوں اور اس کے مانندوں والوں
کو حفاظت اور قوت حاصل ہے اور ان کو اڑے
وقتوں میں اس کا سہارا لاتا ہے اور اس کی پناہ ملتی ہے
مسلم معاشرہ کی موجودہ حالت

دنیا کے مختلف گوشوں میں مسلمانوں کے
حالت مختلف ہے، سیاسی اعتبار سے مختلف
بلکوں اور دھڑکوں میں بٹے ہوئے ہیں، کہیں
اقیقتی حیثیت میں ہیں اور کہیں اکثریتی حیثیت
میں ہیں، بعض بلکوں میں سلم انتیں سیاسی و زون
اور معنوی طاقت و قوت بھی رکھتی ہیں جس سے
ان کی حالت بہت حد تک اطمینان بخش ہے۔

یکن دیگر جگہوں پران اقیتیوں کی حالت ہے
ہی ناگفتہ ہے ہے۔ جن بلکوں میں مسلمان اکثریت
میں ہیں دہاں بھی ان کی بھروسی حالت اچھی نہیں۔
کیونکہ انہوں نے اپنے معاشرہ کی تعمیر خطا
پر نہیں کی جو ان کے اقدار و اخلاق اور ضرور
و قسم سے ہم آہنگ۔ اور نہ ہی اصلی اور ناق
تدریوں کے دریان امتیاز کو منظر کھا جس
تیجھی ہوا کہ ان کا معاشرہ چند عجیب و غریب

اشیاء کا میعون مركب بن گیا، جو نہ مشرق رہا جو
نہ مکمل اسلامی رہا نہ مکمل غیر اسلامی ظاہر ہے

(باتصاہی بر)

مولانا سید محمد ابی صاحب ندوی ہمدرم دارالعلوم ندوہ العلامہ الحنفی

صلوٰتِ معاشرہ کی تبلیغ

برہن محدث ندوی

اسلامی معاشرہ اور اصلاح سماشرو

اسلامی معاشرہ کو آج اس باتی شدید

درست ہے کہ اس میں جو افراد پڑا ہوئے اس کو

درست کیا جائے اس کا ہر مردست کو آج کی تھی کھوت

طريق ہے جس میں جگ جگہ شکاف پیدا ہو گیا ہو۔

اور وہ اپنے رہنے والوں کو نہ اپر کے خطوط میں چا

پیش آئی رہی ہے

اسلامی معاشرہ کو اپنے تاریخی صفحے مختلف

مراحل میں مختلف قسم کے چیزوں کا ساستار ہے اسکے

آج کے ساتھ میں اس کے مختلف قسم کے چیزوں کے

اس کے مختلف قسم کے چیزوں کے

سلسلہ اس کی تحریت میں اس کے مختلف قسم کے چیزوں کے

پڑا تو کہ اس میں جو شیشی اشیں لکائیں

عمرت میں لگی ہیں قدم ایٹھوں اور پھر وہی

حصوت اور مقدار میں باکل مختلف تحسیں۔

اسی طرح اس گھر کی اصلاح کے لیے اُن

لگوں نے قدم سترنوں کی بچھ کیجئے نئے ستون

لگائے، جو بے جوڑ تھے اسے اس گھر کی حالت

اوہماستہ بوجی کی۔

حالانکہ اسلامی معاشرہ اگر بھی شاندار

مذاہدہ رہ سکتے ہیں اس کی طرف اپنے ایجادات

کرنا اور سطبوں میں اس پر جاگہتا تھیں تھیں

اس بات کے لیے کافی تھا کہ وہ تمام قسم کی بذلی

اور بے اصولی سے حفظ اور پاک رہتا۔ اس کی

۱۰ نومبر ۱۹۹۲ء

شمسِ ندوی

تعمیر جیات کا سال نو

لاد بھیجے

جولائی ۱۹۹۳ء

۱۱۷۸

تعمیر جیات اپنی عمر کے اکتیس سال پورے کرچکا یہ اس کی جو تھی دہائی تیسویں سال کا پہلا شمارہ ہے جو اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے ان سطروں کو لکھتے وقت اس قuntas کے فرشتہ صفت مدیر اول مولانا محمد الحسینی کا فکر انگریز دو لواز اسلوب و طرز کلام نگاہوں کے ساتھ ابھرایا ہے ندیوہ ایک مدرسہ ری نہیں بلکہ ایک دبسان فکر ہے اور محدث میان کی تعلیم و تربیت ایسے ما حل میں ہوئی تھی جو اپنی گھری اسلامی چہاب کے ساتھ قدیم و جدید ثقافت کا باجسٹ تھا، ان کے والد اکثر سرید عبد اصلیٰ سعیٰ سابق ناظم ندوۃ العلماء، طب و نوائی، الجوینیہ، ہومیونیجہ، بنیوں طریق علائق کے مابہر ڈاکٹر ٹونے کے ساتھ ساتھ اسلامی علوم و فنون پر مذکور گھری نظر کھتے تھے بلکہ اپنی فراست و بصیرت سے عالم اسلام کے اندر پہنچا ہونے والے تغیرات اور اس کے افق پر بندار ہونے والے خطوات کو دیکھ رہے تھے اور اس کے مقابلہ کے لئے جس صلاحیتوں اور تیاریوں کی ضرورت تھی اس کو بھی اچھی طرح کوچھ ہے تھے۔ اور ان کے چھالا کا استید اوسن علی ندوی اپنی خاندانی خصوصیات، خداداد صلاحیتوں اور بڑے بھائی کی پدران شفقوں، رہنمائیوں اور والدہ ماجدہ کی دعا نے ہماری کے اثر سے ایک بلند قامت مورخ، مفسر، ادیب و داعی کی حیثیت سے عالم عربی میں اپنے بے بوٹ داعیانہ افکار و خیالات کا سکھ بھار ہے تھے۔

اسی ماحول میں محدث میان نے تربیت پانی تھی اور پلے بڑھے تھے، چنانچہ انہوں نے تعمیر جیات کا جو بہلا اداری لکھا اس میں ندوہ کے ترجمی کرتے ہوئے، اس تربیت کا عکس ان الفاظ میں جھلکا بلکہ چلکا، جو جھاتی و گردبھی عصیت سے بلند ہو کر صرف اسلام کے صاف شفاف چشم کی ترجمی کر رہے تھے، انہوں نے لکھا۔

”ندوۃ العلماء درحقیقت قدیم و جدید کو مصنوعی تسبیح اور طبع عجائب خوارصے بالاترے“ قدیم و جدید کا حقیقت یہ کوئی دھوکہ نہیں اسلام نہ قدم ہے زجدید نہ مشرق ہے زغرب نہ ندوہ ہے زدیوبند ہے زعلوں گھاصے اور زنکھ اور زہانیہ ہو اور غذا کو میہر زمانہ میں کیا اس سرخھص کے لئے ضروری اور آتاب کی طرح بیشتر نے زندہ و تابند ہے وہ لیکھ از لح و بدھ اسماض بیجام ہے جو زمانہ و تاریخ، زبان، زبانی و ادب اور معاشرت داجماع کے اثرات سے حاذ و مادر اہے، اسی لحاظ سے ندوۃ العلماء کی دعویٰ کو کوئی دھوکہ نہیں کیا جاتی و دراثت ہے۔

تعمیر جیات جواب اپنی عربی جو تھی دہائی میں داخل ہو چکا ہے اس کا اجراء محسن محدث میان کے فکر اور علم گھر پر اسے ہوا تھا جو بکرا خالص ہونے کے ساتھ ساتھ نام و نکودا درستہت و مقبولیت کی طلب و چاہت سے بلند ہو کر صرف جذب دعوت اور اسلام پر ہونے والے جلوں سے بہرائیں کی خاطر اپنے اشہب قلمی بائی وصلی کی ہوئے تھے اور علم اسلام میں مغرب کی سازشوں سے اسلام دشمن دعوتوں اور تحریکوں کا بہرائی فاش ہونے کے لیے دوسرے انگریز انداز میں مضاہیں لکھتے تھے، جن کے نزد و قوت کی تعبیر ان کے علم مولانا مسید ابو الحسن علی ندوی مر نظر نے ان الفاظ میں کی ہے۔ (علم اسلام کی زبانوں میں) ”ان کے قلم کو ایک ایسے آثار میں تمدیل کر دیا تھا جو چنانوں سے مکران کی وحر سے ابتداء ہے اور بڑے جوش و غور کے ساتھ گرتی ہے اس کے تجویں ایسے مضاہیں ان کے قلم سے نکالے جس میں آثار کا شور اور طوفان کا زور ہے۔“

تعمیر جیات کے اجراء کو بعض معاصر سا لوں نے شک کی نظر سے اور ایک غیر ضروری عمل کی حیثیت سے دیکھا بلکہ اس کو غیر ضروری سمجھتے ہوئے اس میں رکاوٹ دلائی کو شش کی تھی۔

شراط انجمنی

- ۱۔ پاچ کاپی سے کم کی انجمنی جاری نہیں کی جاتی۔
- ۲۔ نی کاپی ۱۰ روپے کے حساب سے زر صفات بیشکی روانہ کرنا ہو یہی
- ۳۔ کمیش جوابی خط سے معلوم کریں۔

نرخ اشتہار

- ۱۔ تعمیر جیات کافی کام فی سیٹی میٹر ۴ R. 20/-
- ۲۔ لکھنؤں تعداد اشاعت کے مطابق ہو گا جو آرڈر دینے پر منع ہو گا۔
- ۳۔ اشتہار کی نصف رقم پبلی جمع برنا ضروری ہے۔

بیرون ملک نامنے۔

Mr. JAHQUE HASAN ASKARI Sb.
P.O.BOX 52
MADINA MUSLIMAH - KSA.

مدنیہ صورہ

Mr. Mohd. AKRANI NADVI Sb.
O.C.I.S.
10 ST. Cross Road
Oxford OX1 3TA - UK

برطانیہ

Mr. M. YAHYA SALLO NADVI Sb.
P.O.Box No. 388
Vereniging
(S.AFRICA)

ساوچہ افریقہ

Mr. ABDUL HAI NADVI Sb.
P.O.Box No. 10894
DOHA - QATAR

قطر

Mr. QARI ABDUL HAMEED NADVI Sb.
P.O.Box No. 12525
DUBAI - U.A.E.

دبئی

Mr. ATAULLAH Sb.
Sector A-50, Near Sau Quater
H. No. 109 Town Ship Kaurangi
KARACHI - 31 Pakistan

پاکستان

Dr. A. M. Siddiqui Sb.
98- Conklin Ave
Woodmere
New York 11598 - U.S.A.

امریکہ

اسٹریٹھ مارٹ میں

- ۱۔ مسلم اسلامی معاشرہ
- ۲۔ شمسِ ندوی
- ۳۔ حضرت مولانا مسید الیاس علی ندوی
- ۴۔ مولانا مسید ابو الحسن علی ندوی
- ۵۔ ندوۃ العلماء.....بکر

- ۶۔ محمد ایاس ندوی
- ۷۔ مولانا محمد تقی خانی صاحبہ
- ۸۔ ریاض الدین احمد
- ۹۔ محمد طارق ندوی

- ۱۰۔ غازی پوری.....ملائج معاشرہ (نمائندہ تعمیر جیات)
- ۱۱۔ میڈیا شرق ندوی
- ۱۲۔ داکٹر ہابیڈ شیعی صدیقی
- ۱۳۔ خلیل پرستا گلدھی

- ۱۴۔ ناظم ندوۃ العلماء

برکت بحق تحریر حجات کا بھرم قائم رہا اور اس نے
محمدیان کی فہم و فراست اور اخلاقی ثابت
ایضاً تحریری کام اس طرح جاری رکھا کہ قارئین کا فائدہ
کی داد دینی پڑتی ہے کہ جو اس کے لئے اس کے پہنچے
بڑھتا رہا، مدد و ستابش اور حوصلہ افزائش
کے خطوط اس کے کارکنوں کا دل بڑھاتے ہے۔
ہمارے بہت سے قارئین کرام اس کے سروق نو
پیش کرتے انتہوں نے اداری صفویہ ایسا قسم
نقش برداری جو طبلیں و مدلل مصنفوں پر بھی بھائی تھا
ہی ادارہ میں اس کا لوگونہ رد عمل ظاہر ہوتا یا صفائی
میں پردازگانے یا فرم کرنے کی خوشخبری کے سلاسل
ساختہ اس کو کوتا بی شکل میں طبع کرنے کا بھی تقاضا
انھوں نے لکھا: ایک بندوق اس کے اخبارات درسال نے
ایک بندوک پتے شیخ رے علمی سے یا اشارہ غیری
بھی تحریریات کے مضمون کو پتے کالمول میں جگہ
دے کر کارکنوں کی سمت و حوصلہ کو بڑھایا تحریریات
قائم کا فصلہ فرمایا، وہاں ایک بندوک
پہنچے مقام تھے اور ارشاد و تربیت پڑھ منشوں
ولی اللہ زادہ ہوئی (دہم ۱۹۹۳ء) کے علی و فکر میں اور
جب بڑے صاحب احوال لوگوں کو بھی صحیح ادراک
تھا انھوں نے پانچ کالیکٹس بھرا جاپا بیالا ضر
میں دشواری ہوئی۔ یعنی تحریریات زیادہ تربیت اور تمہارے
نوازدہ بزرگ انصار خدا پڑھ پڑھ جیا شارہ تھا
تحریریات کے جہاں دیدہ و جہاں اگر دیدہ سر پر کتوں
کی زیاد شناس زکا ہوں کا اثر تھا۔
کچھ بچوں کا ایک انصار خدا پڑھ کے سمجھ افادہ
کی زیاد شنس تھی ارض نوازدہ بزرگ نے
اس بھی بندوک کا جاب کا بھولڈاں دیا،
اشارہ نمازی اس طرح سے رہو گئے۔
بھولڈاں پانچ پر ترتیباً۔

نڈوہ العلاماء آیاں دلستاخ فکر
(بقیہ)
..... اسلام کی مصلحت اجتماعی کو
بر مصلحت پر ترجیح دی جائے۔
بعض ایسے نازک موقوفوں پر ملت کو صحیح رکھایا
خصرناک یہ کہ وہ حکیم الاسلام حضرت شاہ
رفقا کارکردہ انتظامیہ ندوہ العلماء اور پورے
نہیں سکتی، قوامت کے اسلامی وقارگوشی
کو کوئی چیز اس کی گھٹی میں بڑھانا چاہئے۔
کلائی و فوجی مدرسہ کر سے زیادہ تربیت اور تمہارے
کچھ عادتیں اسی ضرورت ہوں، کچھ عقاید ایسے
ضرورت ہوں، کچھ احساسات ایسے ضرورت ہوں
جو انسانی گھٹی میں پڑھ کر ہوں اسی میں
آجکل کے نظامِ اسلامی اور مغربی تہذیب
اور صلح میں مل ہیں وہ صرف علمی طور پر رہنی
خدا سے ڈرنا اور انسانیت کا احترام کرنا اور
دلوں کو خوش رکھنا اور انسانیت کی خدمت
کام اس لئے کر کر وہ چیزیں اس کی گھٹی میں
کو اپنا مقصد بنایا۔ ضروری سمجھتے ہیں ان
نسیانی کی تربیت اور اصلاح اور اسکی
پڑی ہوئی ہدایت و تعاونت اور سخاوت
انسانی چمد دی دی اس کی گھٹی میں پڑھی ہو۔
جامعۃ الاممینات کے افتتاحی جلسہ میں
شفقت اس کی گھٹی میں پڑھی ہے جیا وہی
ہم آپ سب شریک ہیں۔ آپ اہل زبان
ہیں اور جلد کھنٹوں میں ہو رہا ہے، میں ایک
ذالنے والا کون ہوتا ہے؟ وہ مائیں ہوتی
کی فرق سے جناب حیدر خاں صاحب بھرت والے سورتی بھی تشریف لائے تھے، دلوں ہدایت
کی فرق نماز خدا و اکرپکتھے، حیدر خاں صاحب کو دل کا دودرہ پڑا تو را سحر زستگ ہوم
۲۳ اکتوبر کو دن بھر اپنے کام میں معروف رہے۔ رات جب اسٹیشن جلنے کی تیاری کر رہے تھے
ذالنے والا کون ہوتا ہے؟ وہ مائیں ہوتی
کی فرق نماز خدا و اکرپکتھے، حیدر خاں صاحب کو دل کا دودرہ پڑا تو را سحر زستگ ہوم
علاء کی نقل کیا گیا جہاں ڈاکٹروں نے معافی کے بعد بتایا کہ مریعی کی روح پر واڑکر چلی
اللہ تعالیٰ نے محمدیاں کو اپنے ناقابلی عطا فرمائے
تھے اول مردم میں مولانا مسیح الرحمن اعظمی ندوی
اد بعد کے مردم میں مولانا احمد علی ملیس ندوی مرحوم
خاص طور پر قابل ذکر ہے۔

ایک نیک بندہ کی ناگہانی وفات
جنین نصیب فرمائے انسوں نے تحریریات کی جو تحریر
بناؤالی اس کی برکت سے تحریریات اسی نقش اہل
بڑھتا رہا ہے۔ اس کے سامنے ہمیشہ تحریری پہلوہ تھا
ہے سبی باول سے وہ ہمیشہ اعراض برتسا ہے۔
محمدیاں اس دنیا میں نہ رہے۔ مخدیت خداوندی
اینی حکمت کے تھا اسے ان کو عین اشباح میں بجا لیا
اللہ تعالیٰ نے محمدیاں کو اپنے ناقابلی عطا فرمائے
اد بعد مردم میں مولانا احمد علی ملیس ندوی مرحوم
ان کے بچوں اکنے والوں میں ایں ان کی جانشینی
اد خلا کو پر کرنے کی صلاحیت تو زندگی میں مولانا
کے اخلاص ان کے دل دل اور تطب و بے کمی کی

لیں کریب ۱۹۹۳ء میں مجاہد ہے جو موجودہ میڈیا کے مقابلہ
میں وسائل کی کمی کے باوجود تحریریات سنجھا ہے
ہے۔
ہمارے بہت سے قارئین کرام اس کے سروق نو
کے خطوط اس کے کارکنوں کا دل بڑھاتے ہے
لے انشا اللہ تھا تھا مذاہم جلدی پورا کیا جائے گا۔

حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندوی کا پیغام

احماد حسکم کی مکاولہ کے نام

نفیات کا اصول ہے اور آج ساری دنیا
میں اس کا تجھر ہے ہورہا ہے کہ وہ جو انسان
کو دھکا دے رہا ہو اور اس قاتل کو بانک
رہا ہو وہ وہ چیز ہے جس جو بچپن سے انسان
کے دل میں ثابت ہو گئی ہے اور انسان کے
ذہن میں اسے قبول ہی نہیں کیا بلکہ اپنا جزو
بنایا، اس یہے اس کی اہمیت تھا تھا ایسا کتنی
ای رُتی کرے، قبول کرنے کی تدبیح کے تدبیح و توبت سے بچپن
تعیینی نظام کیے کیسے اٹھیں اور کیسے
کیے رُتی یا کہ یو ٹھور سیان، جامعات
و انسان کا یہیں یہ حقیقت اپنی جگہ پر
رہیں گی۔ اس یہے کہ یہ فطرت کا اصول ہے
کہ کوئی چیز اس کی گھٹی میں بڑھانا چاہئے،
پچھے والوں کیلئے کچھ رہنمای خطوط بھی یا اپنے کے گھٹھے
ناظری پڑھے۔

حدود صدۃ کے بعد۔ میرے یہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ تکلی
رتفاق کارکردہ انتظامیہ ندوہ العلماء اور پورے
نہیں سکتی، قوامت کے اسلامی وقارگوشی
رتفاق کارکردہ انتظامیہ ندوہ العلماء اور پورے
حلقہ احباب کے یہے بلکہ کہنا چاہئے کہ نکھنو
میں پڑھیں، اور اسلام کے جو معیار ہیں
اسلام کی پسندیدگی اور ناپسندیدگی کے
کے سب مسلمان بھائیوں کے یہے اور سب
جو اصول اور شرائط ہیں اور جو اچھی صفتیں
انسانیت دوست لوگوں کے یہے جو آنکہ
ہیں، اچھے اخلاق ہیں، صحیح عقیدے ہیں۔
نسیانیت کی تربیت اور اصلاح اور اسکی
خدا سے ڈرنا اور انسانیت کا احترام کرنا اور
دلوں کو خوش رکھنا اور انسانیت کی خدمت
کو اپنا مقصد بنایا۔ ضروری سمجھتے ہیں ان
سب کے یہے بہت مسترت کا موقع ہے کہ
پڑھی ہوئی ہدایت و تعاونت اور سخاوت
انسانی چمد دی دی اس کی گھٹی میں پڑھی ہو۔
جامعۃ الاممینات کے افتتاحی جلسہ میں
شفقت اس کی گھٹی میں پڑھی ہے جیا وہی
ہم آپ سب شریک ہیں۔ آپ اہل زبان
ہیں اور جلد کھنٹوں میں ہو رہا ہے، میں ایک
ذالنے والا کون ہوتا ہے؟ وہ مائیں ہوتی
کی فرق سے جناب حیدر خاں صاحب بھرت والے سورتی بھی تشریف لائے تھے، دلوں ہدایت
۲۳ اکتوبر کو دن بھر اپنے کام میں معروف رہے۔ رات جب اسٹیشن جلنے کی تیاری کر رہے تھے
ذالنے والا کون ہوتا ہے؟ وہ مائیں ہوتی
کی فرق نماز خدا و اکرپکتھے، حیدر خاں صاحب کو دل کا دودرہ پڑا تو را سحر زستگ ہوم
علاء کی نقل کیا گیا جہاں ڈاکٹروں نے معافی کے بعد بتایا کہ مریعی کی روح پر واڑکر چلی
اللہ تعالیٰ نے محمدیاں کو اپنے ناقابلی عطا فرمائے
اد بعد مردم میں مولانا احمد علی ملیس ندوی مرحوم
خاص طور پر قابل ذکر ہے۔

آج میں ایک سوچ نکار کی جنیت سے
کہتا ہوں کیونکہ تعریف کی بات نہیں پیکی ذرا
ایضاً بات کا ذریں پیدا کرنے کی کہتا ہوں
کہ اکثر تعالیٰ کے حکم اور اس کی جنیت کے
پوری وسیع اردو زبان میں اس سے ٹرامور
محاوہ نہیں ہے کہ چیز گھٹی میں پڑھی
ہے، جب یہ چیز کبی جائے کہ یہ چیز گھٹی
یا انسانی نفیات کی بات ہے انسانی

بزرگ یا بڑے کی بے ادبی نہیں کرنا چاہئے، اور کوئی ایں کام جو شریعت کے خلاف ہونہیں کرنا چاہئے، یہ چیزیں وہ ہیں جو کسی دلیل اور فلسفہ سے نہیں پیدا ہوتیں یہ گھر کے ماحول سے پیدا ہوتی ہیں۔ اور ماں باپ کے کہنے سننے سے پیدا ہوتی، انہیں سب سے بڑھ کر جو چیز ہے وہ یہ کشک سے نفرت ہونی چاہئے، ہر شکل میں کوئی بھی شکل ہو شرک کی جس میں خدا کے علاوہ کسی کو قادر سمجھا جائے تصرف فی الکائنات سمجھا جائے ملک سمجھا جائے نفع و ضر کا، یہ بات محض دلائل سے نہیں تکلیف۔ جذباتی طور پر جسی طور پر باطنی طور پر اس طرح کی گھر میں باقی ہوں، پہنچنے سے ہی حضرت ابراہیم خلیل اللہ ملیہ اسلام کے واقعات کہ آپ نے ہر قسم کے شرک کو رد کر کے آگ میں خود جانابند کیا جسے خدا نے ان کے لیے رحمت بنادیا۔ یہ واقعات اس طرح سے سنائے جائیں کہ پہنچ کے دل پر نقش ہو جائیں اور اس شرک سے نفرت ہو پھر اللہ اور توفیق دے تو بدععت سے نفرت ہو اسرا ف سے نفرت ہو کسی کا دل توڑنے سے سے نفرت ہو۔ آج ہمارے ملک میں کیا ہو رہا ہے؟ کیا یونیورسٹیاں نہیں ہیں، کیا اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم نہیں ہے؟ کیا انگریزی کا روانہ نہیں ہے؟ کیا وہ لوگ نہیں ہیں یہ یونیورسیتی و امریکہ جاتے رہتے ہیں اور وہ اور وہاں کی ترقیات دیکھتے ہیں اور رہتے لیکن اردو زبان تھوڑی دیر سے کے لیے کرنا ملک کے روپیوں سے شرک جائیں، کچھ خوبیں اردو میں دیجی جائیں اس پر اتنا غصہ آئے کہ اس پر جائیں آدمی قتل ہو جائیں،

آپ کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ میرے بچپن سے جلد و چینیوں کا مختار کھا گیا۔ میری تربیت میں اس کا منسون احسان ہوں اور میں نے کار و ان زندگی میں اس کو لکھا بھی ہے اور آپ سے بھی کہتا ہوں۔ ایک تو یہ کہ کوئی حرام لقرہ نہ جانے پائے اس کا ہمارے گھر میں اتنا اہتمام تھا کہ مجھے یاد ہے۔ ایک مرتبہ میں اپنی کھلائی کے ساتھ ہمارا تھا اس محلہ میں جہاڑ ہماری پھوپھی رہتی تھیں، وہاں راستے میں کھانا کھلدا یا جارہا تھا، بہت بڑے پیمانے پر ایک منگر تھا تو ہماری کھلائی کھانے کے لیے بیٹھ گئیں، ہم نے بھی پیٹھنا چاہا مگر انہوں نے کہا کہ نہیں تم نہیں بیٹھ سکتے یہ تھا کھانے کا نہیں ہے، وہ صدقہ کا کھانا تھا وہ یہ جانتی تھیں کہ ان کی والدہ نہیں گھر تو خفا ہوں گی، ایک تو یہ کہ مشتبہ کھانا نہ کھلایا جائے، وہ لقرہ حلقت میں جانے نہ پائے اس کا بڑا اہتمام ہمارے خاندان میں بھا اور دوسری بات یہ کہ ہم کسی کے دل کو نہ دکھانے پائیں، ہمیں خوب یاد ہے کہ ماما کو رہ کے کو اگر ہم نے مار دیا تو ہم سے معافی کے منگوائی گئی اور یہ کوشش کی بھی کہ کسی کو بددعا ہمیں نہ ملے، دعا ہی ملے اور کسی کا دل نہ دکھائیں ان دو چینیوں کا خاص خیال رکھا گی اور باقی توحید و سنت وہ تو خاندان کی چیز تھی۔ یہ چینیوں میں جو مرف گھر سے آسکتی ہے آج اسی کی بھی ہے آپ جو کچھ دیکھتے ہیں اور اس ملک کا بگاڑ دیکھتے ہیں وہ، اور وہ اقدامات وہ تحریکات تک جوانسازت کے ساتھ یہیں جو شرافت کے متانی ہیں جو فطرت ان میں کے متانی ہیں یہ سب جو کچھ ہو رہا ہے یہ اس کا نتیجہ ہے کہ گھر دل کی تعلیم ختم

یہ ذہن کہاں سے پیدا ہوا کہاں گئیں وہ یونیورسیٹیاں کہاں گئے وہ فلسفی کے استھان کے پارٹنٹ کہاں گئیں وہ تصنیفات، یورپ کے بڑے بڑے اخلاق دانوں کی اور ہندوستان کے بڑے بڑے لکھنے والے سنسکریتیوں کی کلمہ بنانے کے بولے جانے اور اس کے کام میں بڑھنے پر یہ سزادی گئی کہ کئی لوگوں کا خون بھی گیا اور حکومت کو مجبور ہو کر روکنا پڑا اور اس طرح کے جو واقعات ہیں، پھول پر ہاتھ اٹھانا بھیوں پر ہاتھ اٹھانا اور یہاں تک کہ وہ چینی ہوز بان سے کہنے کی نہیں وہ سب ہو جاتا۔ اور یہ جو سارا ہو رہے ہیں ان میں جو سفالی، خونریزی، اور ان دشمنی کی بوآتی ہے یہ سب کا نتیجہ ہے۔ میں صاف کہتا ہوں کہ یہ اس کا نتیجہ ہے کہ ہمارے گھر دل میں مسلمانوں کے ہوں یا ہندوؤں کے ہوں انھیں وہ تقیم نہیں دی جا رہی ہے وہ ایمانی تربیت اور وہ لعلتی تربیت نہیں کی جا رہی ہے جس سے جب پہنچ گو دوں میں پلکر جوان ہوں تو ان کے ذہن میں دہی سب سیٹھا ہو اور گھٹی میں پل پیا گیا ہو آج جو کچھ کر رہے وہ کھٹی کی کر رہے آج گھٹی میں وہ چینیوں نہیں ڈالی جاتیں، گھٹی میں یا کچھ چینیوں ڈالی جائیں جس سے برائی سے نفرت پیدا ہو ظلم و سفالی نفرت پیدا ہو ازان اس کا دل توڑنے سے آدمی کا نپ جائے اسی عکس کے فقار و بزرگان دین گز رہے ہیں ان کے حالات پڑھئے کہ یہ سیچ سب سے پہلے اور شروع یہیں ان کے گھر میں پڑا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے یہاں بھی ایسے خاندان پیدا کئے شرفاء کے خاندان پیدا کئے اور علماء کے خاندان پیدا کئے جہاں شروع سے ان بالوں سے رغبت پیدا کی جاتی ہے میں

جسے حفاظ کیا جائے میں تو اسی ایمڈ میں آیا ہو
ان رفقا اکار کو مبارکباد دیتے ہیں جنہوں نے اس کا
انتظام کیا۔ اور خدا سے دعا کرتے ہیں کہ اس کے
صحیح اور حقیقی نتیجے نکلیں۔ وہ ہمیں جو عام طور
پر نکل سہے ہیں کہ دہاں پڑھ کر تو کریں مل گئی عزت
کہیں اپنے معاشر کے لیے جو اُنہوں کو بھی طرفی
جان ہے، ماتا اللہ، لیکن تا یہ دس یا پانچ
نیصدی ایسے گھنٹیں گے جو بچپن سے عقیدہ
درست کرنا، اللہ سے ڈرتا، اس کے رسول سے
جسٹ پیدا کرنا اور انسان کا احترام کرنا اور جو بھوت
کی تسلیم دینا اور
سے فرب سے پختہ
معاذ باللہ بناء پاہے، دیکھئے مزار بنانے کی بات
کرئے کہ اس میں بھی کوئی قیمت نہیں، اصل یہ ہے
کہ وہ بہنیں نکلیں وہ بیٹیاں نکلیں جن کو خود
ہوتی ہے دماغ بننا اور ایک چیز ہوتی ہے
جسیت کا انسان ہوا اور نظر عقائد سے
دل بننا اور مزار بننا اصل حکومت جس کی ہے
نفرت ہو اور یہ بھی جذب ہو کر جب بھی موقع
ملے کہا اس کی نفرت اور اس کی برا بی پیدا کریں
کہ نہ شکل ہوتا ہے کہ بجا اپنا کھانا دوسکے کو
پیش کر دے اور کھلادے کہ یہ زیادہ بھوکا ہے
اور ایسا کے واقعات جو خانقاہوں میں ملنے
چاہئے تھے یہ سب گھر کی تربیت کا نتیجہ ہے۔
لیکن اصل میں عقائد ان کے پیوں ہے
کہ بہاں جو بھیاں پڑھیں گی اور ملت کو دینے
والی ہوں گی اور تربیت کرنا جن کا کام ہو گا۔
جنھیں خدا وقت بھی دے چکا اور توفیق بھی دیکھا
وہ مائیں بہاں سے تسلیم پا کر نکلیں گی وہ اپنے
گھروں میں بھی باحال بنائیں گی یہ مدت اسی
یہ قاعم کیا جا رہا ہے، میں صاف کہتا ہوں میں
اس کے قائم کرنے والے یہ مدرس اس لیے قائم
نہیں کیا جانا چاہیے کہ بیان سے پڑھ کر کے وہ
لڑکیاں نکلیں جن کو اچھی تغیریں لے جائیں اور
چاکر کے وہ لیڈی تھیں جن کا نام یا تم نے ظلم کا
نام یا تم نے خبیر بھونکتے کا نام یا تم نے توہین
چاکر کے پڑھائیں اور ہر لارہ ہزار دو دو ہزار دو بیہی
تباخا ہیں اگر یہ مقصود ہے تو میں صاف کہے
کہ نہیں کہ بھی اس سے کوئی بڑی بچپن ہیں یا
دینا ہوں کہ بھی اس سے اہم تریکی سے کوئی بچپن ہیں
کہ نہیں کہ بھی تو عنلام رسول اکرم ہے

نعت

دبر رسول کا عالم عجیب عالم ہے
فضایں نور کی بارش ہے اور بیہم ہے
قرار دل کو نہیں اور آنکھ پُر نم ہے
کی ضرورت نہ ہو خود بخود گھن آئے برائی
سے نفرت ہی نہ ہو میں مhydrat کے ساتھ
کہتا ہوں کہ اس سے گھن آئے کہ کس چیز کا
تم نے نام لے لیا۔ تو یہ توہین، اب آئندہ نہ کہتا
یعنی پہنچ پہنچ سے کہے درست درست سے
نہیں کیا جانا چاہیے کہ بیان سے پڑھ کر کے وہ
لڑکیاں نکلیں جن کو اچھی تغیریں لے جائیں اور
چاکر کے وہ لیڈی تھیں جن کا نام یا تم نے ظلم کا
نام یا تم نے خبیر بھونکتے کا نام یا تم نے توہین
چاکر کے پڑھائیں اور ہر لارہ ہزار دو دو ہزار دو بیہی
تباخا ہیں اگر یہ مقصود ہے تو میں صاف کہے
کہ بھی یہ میں اسی برماعت المؤمنات کے قائم
دینا ہوں کہ بھی اس سے کوئی بڑی بچپن ہیں یا
کہ نہیں کہ بھی تو عنلام رسول اکرم ہے

صالح اسلامی معاشرہ

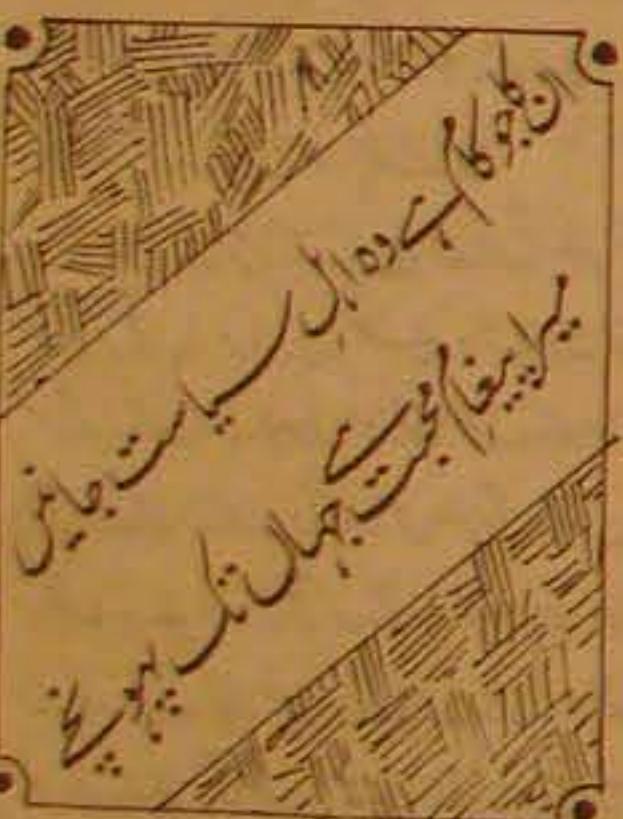
شخص ایسے آداب و اخوار اور تہذیب و تقویت کے
ساتھ میں مصلحت ادارے ہے، جو حکما اکثری طبقے
ذہن و ذکر اور میلانات و روحانیات کی نمائندگی
کرتے ہیں، اس کی شال و پوشش کا ساتھ میں کیمی
میادوں پر ذہن سازی یا شخصیت گزر کر سکتا
اسلامی معاشرہ اس طرح کی اور بیرونی تحریک
یا اور نہ افسوس الحرف و انارک اور فضائل اضطراب
میں ہو رہی ہے۔
 بلاشبہ قائد ائمہ فتنہ کی حامل بعض
شیخوں نے اسلامی اقدار اور دینی آداب کے
ہو جاتی ہے جو اپنے معاشریوں کو مشکلات و مصائب
اوہ شہنشوہ کے حلول سے محفوظ نہیں رکھ سکتا
کو اختیار کیا اور اس سطح میں افسوس تھوڑی
اس کی وجہ یہ ہے کہ مغرب کی استعماری طاقتیں
بہت کامیاب بھی ملی اس سطح کے ایک بہت
مغید ذریعہ سا جد ہیں جس سے مسلمانوں
میلانات و روحانیات چھوڑ کر آئی ہیں جو اسلام کے
سب سبیل اور متوازن فتنے سے مل نہیں کھاتے بلکہ
یا اسلام دشمن مغربی سامراج کے فکری درستہ
اور تفاہی علیہ ہے۔

مغربی سامراج نے مشرقی ملکوں کے گورنر
کے اندر مغربی معاشروں کی فتنے اور نفعی
کے جذبات ایجاد کر دیے اور اس رخ بدان کی ذہنی
کرنے کے سطح میں کافی محنت کی ہے۔ اور دین و
عقیدہ و تہذیب و تقویت کے اختلاف کے باوجود
محدود احتمل ہے۔
اس کی مستردی کی جا سکتی ہے وہ اعلیٰ جو اپنے تک
کی بھروسہ کو ششی کی ہے اور اس سطح میں ماضی
پر جزوی حدیث کا سامراج کی طرف کیا جائے
کہ ازادری حاصل ہے افسوس اپنے خصوصی دینی اسلام
کے انخلاء، اور اخراج کا عمل بھی ملی ہے اس طرح کیا
اور جاصعات قائم کرنے اور ان کے اہتمام و ادارت
کی آزادی ہے میں نہ شرعاً داشت
کے کھلوں میں ہے اور ایک طرح سے والدین بھی بڑوں
اور سرپرستوں کو بھی یہ حق نہ رکھا کہ اپنے جگر کے
ایسی اقلیتیں دوسری قائم اقلیتیں کی یہ نسبت
مکروہوں کی زندگی کے امور میں رہنمائی کریں یا ان کی
شخصیت کی صحیح بینادوں پر تعمیر کریں۔
مسلم اقلیتیوں کی حالت مکمل طور سے استرتوں
کی بینادی دجیہ ہے اور اسی دجیہ سے ان کا اسلام
اور افسوس فنکری بینادوں پر مسلم معاشرہ کی

اس طرح کا بیسیدہ اور سفت معاشرہ اپنے فرزندوں
کو فائدہ نہیں پہنچا سکتا اور نہان کی مسیح
بنیادوں پر ذہن سازی یا شخصیت گزر کر سکتا
بے اور نہ افسوس الحرف و انارک اور فضائل اضطراب
میں ہو رہی ہے۔
 بلاشبہ قائد ائمہ فتنہ کی حامل بعض
شیخوں نے اسلامی اقدار اور دینی آداب کے
ہو جاتی ہے جو اپنے معاشریوں کو مشکلات و مصائب
اوہ شہنشوہ کے حلول سے محفوظ نہیں رکھ سکتا
کو اختیار کیا اور اس سطح میں افسوس تھوڑی
اس کی وجہ یہ ہے کہ مغرب کی استعماری طاقتیں
بہت کامیاب بھی ملی اس سطح کے ایک بہت
مغید ذریعہ سا جد ہیں جس سے مسلمانوں
میلانات و روحانیات چھوڑ کر آئی ہیں جو اسلام کے
کا یوں سیدہ بنت ایمہ رکھتی ہے اور فخری اور حسب جاں
اور حسب جو اہم نیج پر درست نہیں
بھی اس سطح میں سادوں ہے جس میں کے ذریعہ
کو سکیں پہنچا اقدار و قوت کے غصب پر مخالف
حداد دین اورست کو دین ہے اور بالادست ہونے کی وجہ سے
اکثریت قابل ہوئی ہے اور بالادست ہونے کی وجہ سے
مغاربی سامراج نے مشرقی ملکوں کے گورنر
کے اندر مغربی معاشروں کی فتنے اور نفعی
کے جذبات ایجاد کر دیے اور اس کی وجہ سے
کوئی نہیں اور یہ اس کی جیتیں اندھائیں
کے ذریعہ و تہذیب و تقویت کے اختلاف کے باوجود
ان تمام ملکوں کو مغربی معاشروں کے اندھڑے طبلے
کی بھروسہ کو ششی کی ہے اور اس سطح میں ماضی
پر جزوی حدیث کا سامراج کی طرف کیا جائے
کہ ازادری حاصل ہے افسوس اپنے خصوصی دینی اسلام
کے انخلاء، اور اخراج کا عمل بھی ملی ہے اس طرح کیا
اور جاصعات قائم کرنے اور ان کے اہتمام و ادارت
کی آزادی ہے میں نہ شرعاً داشت
کے کھلوں میں ہے اور ایک طرح سے والدین بھی بڑوں
اور سرپرستوں کو بھی یہ حق نہ رکھا کہ اپنے جگر کے
ایسی اقلیتیں دوسری قائم اقلیتیں کی یہ نسبت
مکروہوں کی زندگی کے امور میں رہنمائی کریں یا ان کی
شخصیت کی صحیح بینادوں پر تعمیر کریں۔
مسلم اقلیتیوں کی حالت مکمل طور سے استرتوں
کی بینادی دجیہ ہے اور اسی دجیہ سے ان کا اسلام
اور افسوس فنکری بینادوں پر مسلم معاشرہ کی

یہ، ان کی روشنی میں ہم اپنے سارے اور ترقیاتی تکمیل کرنے چاہئے لیکن اس کام کو انجام دیتے
کیا ہے مزدوری ہے کسب سے پہلے ہم اپنی معاشروں میں پیش آمدہ تر نہ سائیں وہاں
کیا ہے مزدوری اصول اور بادی اخلاق کے پیشہ میں ہے اس جانب سے
گزروں کی نشاندہی کریں تاکہ اس جانب سے کیا ہے مزدوری اصول اور بادی اخلاق کے پیشہ میں
نیز نیز زندگی کے ادب و اقامہ اور اسلامی اخلاق کا
دشمن کے حلاطہ باقی نہ رہے، بھروسے کیا ہے مزدوری اصول اور بادی اخلاق کا
اس کے بعد اس کے تدارک اور اصلاح کا
ناساب اور موثر منصوبہ دلائک مل دفعہ کی
زندگی کے مختلف مسائل کے بارے میں آپ کے
جائز دیر تک قیام کرنے کے سبب بیرون میں
اور آپ کے صحابہ کے پیش کردہ حل اسلامی معاشروں
کے مختلف گوشوں کو بھی طیہ ہیں جو بعد میں آنے والے
نوں کے لیے ہدایت و رہنمائی شعلیں ہیں
مذکورہ بالادفعہ معاملے میں ہمیں
دریہ منورہ کا اسلامی معاشرہ عالم اسلام
کے لیے تدوہ واسوہ ہے
مذکورہ بالادفعہ معاملے میں ہمیں
دریہ منورہ کے مطابق کیا جائے
ذین اول کے اسلامی معاشرہ کے مطابق کی ضرورت
پڑے گی جسے اگر زمبل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
کو رب تارک و تعالیٰ سے اپنا عقل درست
کریں اور پوری زندگی کو اس کی رضی و خوشی
اس معاشرہ کے اصل حلقہ خال و اوقتنی فلک
مذکورہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے قیام کے دوران جو دس سال کے عرصہ پر
بذریعوں اور انسانی مزوروں کا بھی بودرا
محیط ہے واضح طور پر الجھر کر سائے آئے تھے
پورا خال رکھتے تھے جو انسان زندگی کے مختلف
مراحل اور وسائل و ذرائع کی فراہی نیز انقدر ای
اور اجتماعی و اسرائیلی میں رہتے ہوئے دیگر سیاسی
حکما، وابن لزوجہ عیش حقا، و
لذن نفسک عیش حقا، فات کل
ذی حق حق، آپ کثرت سے صدقات
کرنے کا بھی حکم دیتے تھے، اور بطور تاکید فرماتے
۔ القوا انوار و لدن نقش تمرق، آپ رہ خدا
میں دل کھول کر خرچ کرتے تھے ذرہ برابر فقر و
فاقد کی بدوہ نہ کرتے تھے زہد و تقویٰ اور ایثار و
توکل اور دنیا پر آخرت کی ترجیح اور اس سے
اعراض کی تعریف کرتے اسی طرح جو اپنے آپ کو
معافیہ و معاشرت کی تسلیم اور زندگی کے مختلف
ان کا مل ترین جیادوں اور اصولوں پر ہوا جو
زندگی کے متعدد پیدوں سے تعلق رکھتے ہیں
کبھی صحابہ کو دینی اعمال و افعال اور معاشرات و حکما
ہی دی جائے کہ اس معاشرہ میں رونا ہوئے کی
و افعال و حادثات اور تغیریں پر حالات، ہمچنان
یہ پہیا ہوئے اس میں ایک دوسرے پر سبقت
لے جائیں کمکتی مثلاً معاشرت کے حوالہ میں اللہ تعالیٰ کے
فرمان کو حدیث قدسی کی زبان میں یوں نقل کرے۔
سمنیاں جیلیتے تھے کیونکہ اس وقت میلان
۔ لا یزال عبدی یتقریب الی بالنزول ایل

دفات سے قبل آپ کی زبان پر ایسے کلمات ملی تھے کہ
کے پاس کوئی منظم اور مستحکم اقتضادی ذریعہ نہ تھا۔
بنتا چاہیے۔ یہ سچ ہے کہ آپ معاشرات کی کثرت کا
بس سے نازکی اداگی کے ساتھ ساتھ
حکم دیتے تھے۔ سیکن اعوال کے ساتھ چاہیچا پچھے
غلاموں کے حقوق کی اداگی، اور عورتوں بر
دھرم اور ان کے ماتحت فرمی کا مظاہر
کرنے کی تائید تھی اور اپنی ملند اور علمی تعلوں
کے حق تھیں آپ نے ان کی صحیح روح کی طرف متوجہ کیا
مورخانہ اور دین کی صحیح روح کی طرف متوجہ کیا
بازگاہ میں توہ و انبات اور گرے وزاری کا ہم
اس کی تفصیل یہ ہے کہ ایک صاحب نے یہ قسم
کھان کر وہ پوری رات معاشرات میں گزاریں کرے
معتمد ہے ایک حدیث میں آتا ہے ایک صاحب برابر
آپ کی ملکیت میں حاضر ہوا کرتے تھے اور آپ سے
فیوض در برکات حاصل کرتے تھے، اور ان کے دوسرے
صاحب نے قسم کھان کر وہ مسئلہ روزہ رکھنے کے
فیوض در برکات حاصل کرتے تھے، اور ان کے دوسرے
جہانی کسب معاش کی نکریں رہتے تھے، جو کچھ
کسی دن افطار نہ کریں گے، تیرے معاشرے
قسم کھانی کر وہ دنیا سے قطع تعلق کریں گے،
ملتا اسے اپنے اور اپنے اس معاشرت کی دزار
بجانی پر خستہ رکھتے تھے، ایک دن کمانے والے
شادی نہ کریں گے، ابھی پوری توجہ معاشرت
ریاضت پر مکور رکھیں گے۔ رسول اللہ علیہ وسلم
بجانی اپنے عابد و زادہ بجانی کی شکایت کی
علیہ وسلم نے تینوں حضرات کو ان کے ارادوں
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اب
وہ ہمارا ہاتھ نہیں بٹاتا۔ آپ ارشاد فرماتے ہیں
”لعدھ ترسنیق بہ“ یعنی کیا عجب
اللہ تعالیٰ اس شخص کی کھانی میں اس بجانی کی وجہ سے
دخوبی انعام دیتا ہوں۔
یہ بھی صحیح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اطاعت ایسی کی بہت تاکید کرتے تھے یعنی جب
یکن دوسری جانب آپ سوال کرنے
برکت دیتا ہے جو معاشرت و ریاضت میں لگا ہوئے
اطاعت ایسی کی بہت تاکید کرتے تھے یعنی جب
آپ کو معلوم ہوا اک ایک ایسی اپنے تبعین کو
آکیں دیا جائے ایک بار آپ نے ایک شخص کو دیکھا
تھے، چنانچہ ایک بار آپ نے ایک شخص کو دیکھا
تھے، چنانچہ ایک بار آپ نے ایک شخص کو دیکھا
جو اپنی کسی ضرورت کے سلسلے میں لوگوں سے کہ کہ
آپ نے ان کے انکار کو حق بجا ب قرار دیا اور
ماںگ رہا تھا انہیں اپنے فرمایا اور اس سے پوچھا
سمارے پاس کچھ سازو سامان ہے؟ اس نے کہا
اوہ فرمایا ایسا نہیں کی نافرمانی میں کسی کی طاعت
ہاں! ایسے پاس ایک جادر اور ایک برسن ہے،
مرت کر دے۔ اسی طرح آپ شوہزادہ یوسی کو
آپ نے اس کو خیلام کر کے آفر وخت کر دیا
اور جو قوم میں اس سے اس کے لیے ایک کلہاڑی
دیتے تھے، اسی طرح والدین کو اپنے حقوق اور
خربیدی تاکہ جنگل سے نکلا یاں کاٹ کر لائے اور
اولاد کو اپنے حقوق کی اداگی کا حکم دیتے تھے۔
پیشے اور جو کچھ نفع ہو اس سے اپنی اور اپنے اہل
عیال کی ضروریات پوری کرے اسی طرح آپ نے
 تمام لوگوں پر داضع کر دیا کہ اپنی محنت اولپیش
کا حکم دیتے تھے، دوسروں پر بوجہ نہیں



حاصل کر کے شہد تیار کرتی ہے،
غرض کے قوم کا ایک بڑا حصہ ان دونوں طبقوں
کے درمیان ہمچلکوئے کھاتا رہا جس میں سے ایک طبقہ
قدیم طرز تعلیم اور مسلک سے سروال خراف، ایک
قسم کی تحریف اور بدعت سمجھتا تھا، دوسرے طبقہ مغرب
ہر آنیوالی چیزیں کو عقلت و تقدیس کی نگاہ سے دیکھتا
تھا اور اس کو بر عیب اور نفعی سے پاک سمجھتا تھا.
یہاں تک کہ اہل مغرب کے انکار اور فکری انجمنات
بھی اس کو عقلت و علمیت کا پیکر نظر آتے تھے

اور ان کو وہ ذہن انسانی کی پرداز کی آخری منزل
تصور کرتا تھا ان دونوں طبقوں کے درمیان فکر و
و معیار کا جو تفاضل تھا، اور جس طرح وہ دو انتہائی
سردیں پر تھے، اس کی تعمیر سان الحمراء الابدی
نے اس شعر میں کھینچی ہے۔

ادھر یہ صندھ ہے کہ لمنڈ بھی چھوٹیں سکتے
ادھر یہ رٹ ہے کہ ساتی صراحی ہے لا
اس سب کے باوجود ندوہ العلماء کا تخیل
وہ معتدل و متوازن تخیل ہے جو اب بھی اس بات
کا صلاح ہے۔ اور کہاں سے کہ دینی تعلیم کو زندگی کی

ایک نئی قسط ادا کرے اور اس کے ذریعہ سے ملت
قدیم و جدید کی اس کشمکش اور دوسرے پہنچا کار
طبقوں کی آدمیزش سے نجات پائے جس نے اکثر
اسلامی محاکم میں انتشار برپا کر رکھ لیے اور
جس کی بناء پر بعض محاکم کا رخ سیکوریٹ کی
طرف ہوتا جا رہا ہے۔
اور یہ کون نہیں جانتا کہ اسلام اس قسم کے
دو متحارب اور مختلف گروہوں سے آشنا نہیں
وہ کسی ایسے دین سے آشنا نہیں جس کا زندگی سے
تعلق نہ ہو اور نہ وہ اس دنیا سے واقف ہے
جو دین کے تابع نہ ہو اگر زندگی فضلاً کا اسکے
سو اور کوئی کارنامہ نہ ہوتا کہ وہ ان دو انتہاؤں
کے درمیان نقطہِ التصال اور دونوں کے باہمی

"دارالعلوم" کی بنیاد رکھی گئی اس کی بنیاد اس
عبدی دین کے حقوق ایں تسلی ہے اور اس میں پر
علم کے احتیاط بر رکھی شکنی تھی، جو جامد اور صحیح
نہیں ہوتا، یہاں عقیدہ کی پختگی میں فولاد کے
صلاحیت اور علوم نافعہ کی تھعیل میں
رسم کی نرمی اور ملائیکت کو جمع کیا گیا تھا، کہ
جس کے نتیجہ میں ایک عامد دین عقائد و عبادات
کے سند میں ایک اٹل پہاڑ اور دوسری
طرف علم و تحقیق اور پیش بینی میں ایک روان
دعا، امداد و حشرے جو، وہ ایک طرف نصیر میں

اور اس کی عزیزمتوں کے لیے سرحد کا محافظہ اور
امانت کا بندگاں ہو تو دوسرا جانب دین کی ہیں
و تبلیغ کے سلسلہ میں پروجئیش مجاہد اور
جدید ترین متحیراردو سے لیس سپا، ہی ہو جہاں
دین کے حقائق و مقاصد کے با رے میں مصالحت
و مدراہمنت کا روا دارانہ ہو، وہاں عصر جدید کے جائز
نقاضوں کے پورا کرنے میں کسی جبود اور بے جا عصیت
کا بھی شکار نہ ہو۔ یہ ایک بہت مبارک قدم اور
نیاز اور یہ نگاہ تھا۔ ندوہ اسلاماء کی تحریک بخشن
اصلاح نصاب کی ایک تحریک نہ تھی۔ وہ مستقل
ایک دستان فرکر بھی تھا جس کی تعلیم ہر س
ملک کو کرنی چاہئے تھی۔ جو قدیم و جدید کے
معروکہ میں مبتلا اور اس کشمکش کا خشکار تھا،
لیکن اس تحریک کو قدیم و جدید دونوں طبقوں
کا (اس وسیع خلیج کی وجہ سے جوان کے درمیان
حاصل تھی) وہ موثر و پروجئیش تعاون حاصل نہ ہو
جس کی وجہ سے تھی، اس کا بڑا سبب انہیں فکر
دھوت کی تھی جوان دونوں نقاضتوں کے حاصل
ہوں اور ان کو اچھی طرح ہضم کر جکے ہوں اور
ان اجزاء سے جو لیٹا ہر تضاد نظر آتے ہوں،
ایک پاکیزہ، معتدل، خوشگوار اور منفید مجموعہ نہ سکئے
ہوں جس طرح شہر کی ملکی پھوپھوں اور درختوں سے

اور نہ وہ فرقے اعتراضات کرنے والے باقی رہے
اب ان کے اعتراضات اور جوابات سیکھنے کی فرروت
نہ رہی، اب نیا عالم، نیا دانہ، نیا پانی ہے، جدید
غلظہ کی بنابر اس زمانہ کے مخالفینِ اسلام نے نئے
نئے قسم کے اعتراضات کئے جو پہلے نہ تھے ان کا شافی
طور پر جواب دینا قدیم فلسفہ کے جاننے سے نہیں
ہو سکت، اگرچہ کوئی کیا ہی دعویٰ کرے، وجہ
اس کی یہ ہے کہ معتبرین کا جواب شافی اس وقت
ہو سکتا ہے کہ اس کے منتہی کے اعتراض کو ایک جملہ
سبکہ لیا جائے اور یہ بھی معلوم ہو جائے کہ کس بنابر

اس نے اعتراض کیا ہے۔ ”
”یہ یونانی علوم نہ ہمارے مذہبی علوم ہیں، نہ
ہمارے مذہب کی فہم و معرفت ان پر موقوف ہے،
امام غزالی نے اپنے زمانے سے ان علوم کو علماء کے
نشاب میں اس لئے داخل کیا تاکہ ان یونانی علوم
کے اثر سے جن کو اس زمانہ میں زیادہ تر باطنیوں
نے پھیلایا تھا، علمائے اسلام واقف ہو کر
اس زمانہ کے الحاد کا مقابلہ کر سکیں، لیکن اب
نہ دہ ملحد رہے، نہ وہ یونانی علوم رہے، ان کے
سائل کی صحت کا یقین عقل کے مدعيوں کو رہا،
اس لئے ان کا اخیر خود بخود زائل ہو گیا اور اب
ان سے اسلام کو کسی گز نہ کا خوف نہیں رہا،
اب اس کی جگہ نئے علوم ہیں، نئے سائل ہیں، نئی
تحقیقات ہیں۔ اب اس بات کی فروخت ہے کہ
ہمارے علماء ان نئی چینیوں سے واقف ہو کر اسلام
کی نئی شکلات کا حل نکالیں، اور نئے شبہات
کا تحقیقی حجہ دیں۔ ”

بہر حال ندوۃ العلماء کے ذمہ داروں نے یہ
محسوں کیا کہ یہ مقصد اس وقت تک نہیں پورا
ہو سکتا جب تک کہ ایک مثالی مدرسہ نہ قائم کیا
جائے چنانچہ تھنڈوں میں ۱۸۹۸ء (۱۲۷۶ھ) میں
لہ مکاتب محمدیہ تھے حات شملی ۶۰

نہادہ الاسلام کی فنکری تحریر کی تھے
(۱۳۱۴ھ/۱۸۹۳ء) جس کے باñی مولانا سید
محمد علی منگیری تھے، اور جس کی رہنمائی ان کے
بعد حصہ تک مولانا شبیلی اور ان کے نامور
رفقاء نے کی اور اس کے قائم گردہ دارالعلوم
میں اس کی صلاحیت تھی کہ وہ اسلام اور مغربی
ثقافت اور علمائے دین دجید طبقہ کے دریبان
بل کام کر سکے، اور ایک ایسا متوازن فکر تیار
کر سکے جو تہذیب و جدید دونوں کے محاسن کل جامع
ہو، اور اس مدرسون کر کے ذمہ داروں کے لفاظ
میں "اصل و مقاصد میں سخت اور بے لوح اور فرع
و دسائل میں وسیع اور پچدار ہو۔"

ان کے نزدیک دینی نصاب تعلیم ایک
تغیر و ترقی پذیر ذریعہ تعلیم و تربیت تھا۔
جس کو زبان کی تہذیبوں اور تقاویوں کے مطابق
دینی روح و مقاصد اور اساس علوم کی حفاظات کے
ساتھ بدلتے اور ترقی کرتے رہتا چاہئے، وہ ان کے
نزدیک ایک جا، تحریر (FOSSILISED) نصاب
ہونے کے بجائے ایک زندہ و نامی جسم کی طرح ہنگ
تری اور وسعت کی صلاحیتوں سے بھر پور ہے،
دوسرے الفاظ میں دین ایک ابدی حقیقت ہے
جس میں کسی تبدلی کی ضرورت نہیں لیکن علم
ایک پختے اور بخوبی و دلال درخت ہے جس کا شودنا

برابر جاری رہے گا، اسلام ان کے نزدیک ایک
عامگیر و جادوال دین اور زندگی، اسلئے ذہن انی
کے ارتقاء و تنزل اور تغیرات کی مختلف منتروں سے
اس کا سابقہ ٹینا اور ان بدلتے ہوئے حالات و
تصورات و انکار میں رہنمائی کا فرض انجام دینا
اور پیدا ہونے والے مشکوک و شبہات کو رفع کرنا
ایک قدرتی امر ہے، اس کے اس ذریعہ تعلیم کو
بھی دھو اسلام کے نائنوں اور اس کے شارحین
کو تیار کرتا ہے، اپنے دائرة کو برآمد وسیع کرتے
رہتے اور اپنی صلاحیت اور زندگی کا ثبوت دیتے
رہتے کی ضرورت ہے، نہادہ العلماء کے بانیوں نے
صلاح توسعہ نصاب کی آواز بلند کی، یہ آواز
ہندوستان میں (جو قدیم نظام تعلیم پر مطبوع طی
سے جما ہوا تھا) تامانوس آواز تھی، دوسرے
اسلامی حمالک میں بھی ابھی اصلاح نصاب کی
دھوٹ کا اٹلفلہ بلند نہیں ہوا تھا، اور جامع از ہر
بھی ابھی کوئی قدم اس سمت میں نہیں بڑھایا تھا،
اس کا کسی تقدیر اندازہ ان دو اقتباسات سے ہو گا
جن میں ایک باñی نہادہ العلماء مولانا سید
محمد علی منگیری کی ایک تحریر سے ماخوذ ہے، دوسری
مولانا شبیلی نعمانی کے قلم سے ہے،
اس زمانہ میں حالات بدل گئی ہے وہ احراف است
جو پہلے ملکہ میں کئے گئے اب انھیں کوئی نہیں بچھتا

كتاب الفتن

مَلِكُ الْجَنَّاتِ

حَفَظَتْ مُولَاتَتُ الْوَاسِعَنْ عَلَى نَدَوِي

نکری علم و نکلہ تعلیم میں اس کی اساس اسی
ہے کہ علم بذات خود ایک اکائی ہے جو قدم و حدید
اوپر اور مغرب کے خلاف میں قیم ہنس کی جا سکتی
اگر اس کی کوئی قیمت نہ ہو تو وہ تقیم صحیح اور غلط
مخداد مفراد اور ذرا لع اور مقاصد کے انتباہ سے
ہو گی، استفادہ اور افادہ اور ترک و قبول کے قیم
میں اس کا عمل اس حکیمانہ نبوی اسلام پر ہے کہ
مکتبِ من کا گشیدہ ماں ہے، جہاں بھی وہ ہو
پائے وہ اس کا بے زیادہ سختی ہے "نیز قدم
حکیمانہ اصول "خذن ماصفاودع ماکد س"
پر یعنی جو صاف و نظیف ہو اس کو لے لو اور جو
آلودہ لکھنے والے اس کو چھوڑ دو۔

اسلام کے دفاع اور عصر حاضر کی لادینی
وقوں کے مقابلہ میں اس کی اساس اس ارشاد
بیان ہے کہ "اعدل و الہم ما اسْتَطْعَمْ
قُنْقُوْةُ ان کے مقابلہ کے لئے حقنی وقت
تم سے مکن ہو سکتے تیار کرو۔
اعتلہ ای ایلہ اسلام کے محاسن و فناں
کی تشریح اور ذہن و عقل کو اس کی حقانیت و
صدقت پر مطمئن کرنے میں اس کا عمل اس حکیمانہ
ویعت پر ہے کہ :-

حکیمانہ الناس علی قدس عقولهم
أتربید ون ان یکن ب اللہ و رسولہ
عائد و اصل میں وہ جہور اہل سنت کے
مسک کی باندہ ای ارسل کے آراء و تحقیقات
کے فاؤر میں محمد و دہنافر و رحیم کجھاتے فروغی و
نفعی سماں کے بارے میں اس کا سلک اصول
یہ ہے کہ حقیقی انسانی اختلافی مسائل کو چھپرئے،
اور ہر ایسے طرزِ عمل سے احتراز کیا جائے جس سے
بایہی ساخت و ترتیب ارادت کا فیزادہ منتشر ہو
سلفِ عالیین جس عن رکھا جائے اور ان کے
مدد تلاش کیا جائے (باقی ص ۲ پر)

ندوة العلماء

نقش ہے دل پر مرے نام ندوۃ العلما
گونج اخداد ہر میں پیغام ندوۃ العلما
ساتی میکدہ حق و صداقت سنے
فیض مولانا مونیری کی ضیاول سے ابھی
پر ضیا ہے سحر و شام ندوۃ العلما
شبلی نعمانی کی دکھنائی ہوئی را ہوا پر
آن بھی ہے تیز گام ندوۃ العلما
بو الحسن کی نظر و فکر در بری کے طفیل
دل میں دنیکے ہے اکرام ندوۃ العلما
اس کی خدمات کا ہے معترف ہر ایک بشر

قابل قدر ہے اقدام ندوۃ العلما
کون ہے جس کو نہیں ندوہ کا آغاز پنڈ؟
ہے دعا خوب ہوانجام ندوۃ العلما
اس کی تعریف ہے تمیز گام ندوۃ العلما

اس پرشاپد ہیں در و بام ندوۃ العلما
ندوۃ العلما کے انداز میں ملتا ہے قلوص
خوب ہوتا ہے ہر اک گام ندوۃ العلما
کیمیازی میں ہے خاص ہمارت اس کو

زریثاتے ہیں در و بام ندوۃ العلما
قابل رشک ہے انجام ندوۃ العلما
کے فرزندوں میں علماء و مشائخ کی قطار
از بکستان کے جند علاقوں کو فتح کیا حضرت عنان

بن الجراح بن عاص کی تقدیم کیا ہے اس کے بعد
علم نبوی کے پرستاروں کو ہر گام بیان
ہے ملار احت و آرام ندوۃ العلما
اس کی ہر گونج ہے فرعان خداد رک رسول

ہے بھی ساخت و ترتیب ارادت کا فیزادہ منتشر ہو
سلفِ عالیین جس عن رکھا جائے اور ان کے
مدد تلاش کیا جائے (باقی ص ۲ پر)

مسلم عمالک میں اسلام کب اور کہسے پہنچتا ہے

از: محمد ایاس ندوی بھٹکلی

پندر ہوں صد ہی میسوہی تک بہاں جو گئی جوئی
اسلامی حکومتیں قائم ہو گئی تھیں اسی طرح
پندر ہوں صد کے او اٹر کپورے اندو نیشا
میں اسلام پھیل جکا تھا۔

۱۰. ایران (ایشیا) :- ایران میں آنحضرت جملہ از

علیہ وسلم نے تھا ایران کا اسلام کی دعوت
دیتے ہوئے خط لکھا تھا لکھ میں اسکو
فتح کیا گی۔ اور اس میں ایرانی لشکر کا سپالہ
رستم بھی مارا گیا۔

۱۱. بھرپور (ایشیا) :- آنحضرت میں اللہ علیہ وسلم
نے ایر بھرپور کا اسلام کی دعوت دیتے ہوئے
خط لکھا جس پر وہ سماں ہو گیا تھا۔ اور بہاں
کے کشراں شندوں نے بھی اسلام قول کریا تھا۔
۱۲۔ سلطنت عثمانی میں اس کو اسلامی حکومت میں
 شامل کیا گی۔

۱۳۔ بردی (ایشیا) :- بردی میں اسلام ابتدائی

صدی بھری میں میلشیا، وغیرہ آنحضرت سلم
چاہرین کے توسط سے پھوٹھ گیا تھا۔ اس کے
علاوہ بعض عرب سالم تاجر بھی بہاں پہنچ گئے
تھے۔ ۱۳۲۵ء میں بروپی کے سلطان اونگ لانط
بیتار نے اسلام قبول کیا جس کے نتیجے میں ملک
کی باقی ماننے اکثریت نے بھی اسلام قول کیا۔

۱۴۔ بور قینہ فاسو (افریق) :- یہ پہلے اسلامی

حکومت مالی کا ایک حصہ تھا عرب تحقیقیں کہا ہے
کہ ہر وگ پہلے بت پرست تھے اور شرقی افریق
کے نام بھر جو تھے ہم کے ایرپول (بور قینہ فاسو)
کے صحراء میں بس گئے۔ ان کے بہاں ہر قبیلہ کا
ایک الگ سردار تھا۔ جس کے تحت ہر قبیلہ آزاد
تھا۔ کم و بیش تین صدیوں تک یہ لوگ ایسے ہی
رہے بہاں تک کہ مال کے سلم مبلغین کے توسط
اسلام پہنچا جو گرم مالے کی تجارت کی عرض سے
شامل ہو گیا اس طرح اسلامی حکومت

۱۵۔ افغانستان (ایشیا) :- حضرت عزیز فاروق کے
مشترک تھے اس کے بعض علاقوں کو فتح کیا،
۱۶۔ ازبکستان (ایشیا) :- بہاں سے پہلے
حضرت خان بن عفانؓ کے زمانہ میں بہنچا تھا عہد
اموی میں خراسان کے گورنر سعید بن خنان نے
از بکستان کے جند علاقوں کو فتح کیا حضرت عنان
بن الجراح کی تقدیم میں بہاں کے ووگیں
کے خلاف جگ جگ ہر سالم جاہدین کے ساتھ
شرک کی تھے۔

۱۷۔ آذربایجان (ایشیا) :- اس کو سب سے پہلے

عہد فاروقی میں فتح کیا گی ۱۳۲۷ء میں اس کے پہلے
گورنر حضرت حذیف بن یمان تھے اس کے بعد حضرت
قیقب بن فرقہ اس کے ولی بنے

۱۸۔ ہندوستان (ایشیا) :- حضرت عزیز فاروق کے

شامل ہو گیا اس طرح اسلامی حکومت

۳۲۔ علی (افریقہ) :- مالی میں اسلام افریقے کے دیگر حاکم کی طرح شمالی افریقے سے آنندھی رہب مسلم تاجر دلہی کے تو سلطان سے پہنچا۔ بہاں کے اکثر شہر دل اور علاقوں کی بنیاد بھی شمالی افریقہ سے آتے والے ہنلی صدی کے مسلم فتحاء جوں نذر کی حقی بختلہ میں سہل کے آخر مقامی حکمرانوں نے اسلام قبول کیا۔ مالی میں باقاعدہ اسلامی حکومت ۱۴۷۶ء میں قائم ہوئی۔

۵۳۔ مراقب را فریقی: حضرت قبیر بن نافع نے
عہد ۷۸۲ھ میں مراقب کو فتح کیا دیسے اسلام
اس سے پہلے ہی یہاں پہنچ چکا تھا مراقب ہی
کے ایک گاؤں سیدی عقبہ میں حضرت مطہب بن
نافع کی قبر بھی موجود ہے۔

۶۳۔ مصکو (افریق) یہ اسلام میں حضرت
عمر بن العاص نے اس کو فتح کیا اس طرح
مراہنگانی اسلامی دورہ سے اسلامی حکومت
کا ایک حصہ رہا ہے۔

۳۔ ملیٹیا (الشیاء)۔ ساتویں صدی ہجری
میں عرب تجارت کے ذریعے یہاں اسلام پہنچا۔ اور
کئی قبائل مسلمان ہوئے اور انہوں نے ہی جنگ میرہ
سماڑا کے مشرق میں ملایا میں اسلامی حکومت

کی بنیاد رکھی۔ میثیا در میں با قاعدہ اسلامی حکومت کا قیام ۱۹۴۷ء تک میں عمل سے آیا۔ ۲۸۔ صور ایضاً نیکہ (افر لقہ) :- ۱۹۴۵ء

یہ ممالک نے اس کو فتح کیا۔ اور اسلامی حکومت
یہ شامل کیا۔ البتہ اسلام یہاں شمالی افریقہ
سے جزوی افریقہ جانے والے مسلم تاجر و مکتوبوں
کے تعلق میں سے پہلے ہی ہبھوئی چکا تھا۔ پندرہویں
قرن تک ایک آناؤنڈی مسلمان

(ب) م ۲۸

مشہور عربی قبائل مضم، جدیں اور عمالق کا تعلق
بھی اسی ملک سے تھا۔
۳۰. قراقستان (ایشیار) :- بہلی صدی ہجری میں اسکو
حضرت قفیبہ بن سلم بahlی نے فتح کیا۔ آٹھویں صدی
یوسوی سے اٹھار ہوئی صدی یوسوی تک سلس
گیارہ سو سال یہاں مسلمانوں کی حکومت رہی۔
ستماریوں کی شکست کے بعد اٹھار ہوئی صدی
گنی قدیم حکومت گھانتا کا ایک حصہ تھا۔ بہار
اسلام ہنچ چکا تھا اور اکثر لوگوں نے اسلام
بھی قبول کر دیا تھا ۲۸۵ء ۷۹۲ھ میں یہاں
اسلامی حکومت قائم ہوئی۔
۳۱۔ گنی بساو (افریقہ) :- یہاں اسلام پہلی
صدی ہجری میں پہوچنے کیا تھا ۷۸۰ھ میں یہاں
باقاعدہ اسلامی حکومت قائم ہوئی۔

عیسوی میں یہاں بھی بوس کا قبضہ ہو گیا تھا، ۱۹۹۱ء میں دوبارہ آزاد ہوا۔
۳۲- قطر (ایشیا) پر تھے میں حضرت ملا، بنے عبد اللہ الحضرتی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خطاط حاکم قطر منذر بن ساوی التمیمی کے نام لے آئے جس سے پورے اہل قطر مسلمان ہو گئے۔

اک رغیب (الشیاء) بـ ابتداء میں یہاں مسلم تاجر دل کے ذریعہ اسلام پہنچا اور اس کو حضرت قتیبہ بن مسلم باہمی نے فتح کیا۔
۳۲ کے وہ (الف لفظ) سی وہ کمال میں اسلامی افواج نے شام کے ساتھ لہناں کو بھی فتح کی

۳۴- کیمروں (افریقہ) :- شمالی افریقہ سے سودان میں یہاں اسلام کی آمد ہوئی ۱۲۵۰ھ۔ ۳۵- میں یہاں اسلام کی آمد ہوئی ۱۲۵۰ھ۔ ۳۶- یلبیسا (افریقہ) :- عہد عثمانی ۱۲۳۵ھ سے ۱۲۳۷ھ تک اسلامی خلافت کا ایک جزو رہا۔

پہلے اسلام پہنچا ۱۹۰۴ء تھا لہ میں شمالی کمیرون میں اسلامی حکومت قائم ہوئی۔ ۲۳. گھبیا (افریقہ) : پہلے گھبیا سینگال ہی کا ایک جزء تھا ۱۸۸۵ء میں یہاں اسلامی

حکومت قائم ہوئی جبکہ مرافقش کے بعض مسلم قبائل کے توسط سے جس میں قبیلہ صنہا جد کے مسلم مبلغین تھے۔ یہاں اسلام پہلے ہی پہنچ چکا تھا۔
۳۸ یگنی، (افریقہ) :- پہلی صدی ہجری ہی میں جب

وَالْمُؤْمِنُونَ الْمُؤْمِنَاتُ وَالْمُؤْمِنُونَ الْمُؤْمِنَاتُ

تعریف حیات ناصر

۱۹۹۱ء میں آزاد ہوا۔ گیارہویں صدی عیسیٰ میں عرب جہاز رانوں کے ذریعہ پہلے یہاں اسلام پہنچا۔ ۲۱۵۷ء میں اس پر سلطنت عثمانیہ کا قبضہ ہو گیا۔ انیسویں صدی عیسیٰ میں مشرقی یورپ کے ساتھ یہ علک بھی ترکی حکومت کے ہاتھ سے نکل گیا دوبارہ یہ ۱۹۹۱ء میں قائم ہوئی۔

۱۸- بویینز ہرزے گوینا (یورپ) :- گیارہویں صدی عیسیٰ میں عرب جہاز رانوں کے ذریعہ پہلے یہاں اسلام پہنچا۔ ۲۱۵۷ء میں اس پر سلطنت عثمانیہ کا قبضہ ہو گیا۔ انیسویں صدی عیسیٰ میں مشرقی یورپ کے ساتھ یہ علک بھی ترکی حکومت کے ہاتھ سے نکل گیا دوبارہ یہ ۱۹۹۱ء میں آزاد ہوا۔

۱۹- ترکی (ایشیاء) :- پہلی دفعہ ترکوں کی ایک فوجی تعداد نے عربوں سے اختلاط کے بعد اسلام قبول کیا دوسرا میں صدی عیسیٰ میں وسط ایشیا سے یہاں آنے والے سلجوقی قبائل نے بھی اسلام قبول کیا۔

۲۰- سینگال (افریقہ) :- ابتداء میں یہاں اسلام مراقش کے ان بعض مسلم قبائل کے توسط سے پہنچا جو حضرت عقبہ بن نافع کے ہاتھوں مسلمان گیارہویں صدی عیسیٰ میں حضرت قتبیہ بن مسلم یا ہمی نے کاشغر تک پہنچے۔ اور پورے ترکستان کو اسلامی مملکت میں شامل کر دیا۔

۲۱- جنوبی ایشیاء :- ۱۳۶۵ء میں نوبہ کے حاکم نے مسلمانوں سے صلح کر لیا۔ جانشین حضرت عبد اللہ بن ابی سرح نے سوڑان کے علاقہ نوبہ پر خملہ کیا۔ عہد عثمانی میں اس سے ۱۴۵۲ء میں نوبہ کے حاکم نے مسلمانوں سے صلح کر لیا۔ ۱۴۷۷ء میں نوبہ میں اسلامی حکومت قائم ہو گئی پندرہویں صدی تک پورشمال سوڈان پر مسلمانوں کا قبضہ ہو گیا تھا۔

۲۲- سینگال (افریقہ) :- ابتداء میں یہاں اسلام مراقش کے ان بعض مسلم قبائل کے توسط سے پہنچا جو حضرت عقبہ بن نافع کے ہاتھوں مسلمان

۱۵۔ مکالمہ دیس (ایتیاد) بے عربوں کی بارے میں یہاں اسلامی حکومت بنگال میں قبل اسلام ہی سے تھی۔ عرب تجارت ہی کے توسط سے یہاں اسلام پہنچا تھا۔ اور اسی وقت اسلامی حکومت بھی تمام ہو گئی تھی۔

۲۸۔ نہاد (ایشیا) میں اسلام کے پھیلاؤ: - یہاں سب سے پہلے اسلام صومالیہ (افریق) میں مسلمانوں کی فتح کے بعد ۶۳۷ء میں ہوتی تھی۔

۲۹۔ پاکستان (ایشیا): - ۶۴۷ء میں محمد بن عثمان کے سندھ پر حملہ کے بعد پاکستان کا ایک بڑا حصہ اسلامیت کے زیرِ نظر آگئا۔

۳۰۔ تیونس (افریق): - ۶۴۷ء میں حضرت عبد اللہ بن ابی سرح کے ذریعہ تیونس میں اسلام پہنچا اور رکھوں نے ہی اس کو فتح بھی کیا۔ حضرت عثمان بن عفان کی خلافت میں ہبھاں باقاعدہ اسلامی حکومت قائم ہوئی۔

۲۲۔ جیبوتی (افریق) : جیبوتی سے پہلے صومال
دیے اسلام عرب تاجر دن کے توسط سے بہاں
اس سے پہلے ہی پہنچ چکا تھا۔
۲۳۔ تاجکستان (ایشیا) : پہلی صدی ہجری
حضرت عقیل بن ابی طالب وغیرہ تھے مسلمان
اس طرح بہاں مسلم ہوا جرین پہلے ہی پہنچ گئے تھے

میں یہاں سب سے پہلے اسلام پہنچا اور
عمر عباسی میں دستی ایشیا کی اس ریاست کو
خوب ترقی حاصل ہوئی با الخصوص مأمون اور معتض
کے زمانے میں۔

۱۸. ترکمانستان (ایشیا) : ترکمانستان میں ۱۹۲۳ء میں اسلام پہنچا۔ اللہ میں رہا اسلامی مملکت میں شاہی کردار انجام دیا جائے۔ اس سے پہلے ہی ۱۹۳۷ء میں یونانیوں نے رہبیہ سب سے پہلے یعنی بس سرپریز طور پر اسلام پہنچا۔

عہد فاروقی میں مشہور فاتح اور تابعی حضرت ۲۳۔ سعودی عربیہ (الشیاد) بہ اسلام کا یہاں پہنچ چکا تھا۔ احتف بن قنس نے مرد وغیرہ کے علاقہ کو فتح کیا ۲۴۔ عمان (الشیاد) مسلمان ۱۹۷۲ء میں جسکے

پہلے عمان کے قبیلہ بنی عبدالمطلب وغیرہ نے اسلام قبول کیا۔ ۱۵ھ میں عہد فاروقی میں عمان کے قبائل اسلامی جہاد میں شریک تھے۔ عہد عباہی پوری دنیا میں بھیلا۔ باقاعدہ اسلامی حکومت فتح مکہ کے بعد ۲۷ھ میں قائم ہوئی۔

۲۵۔ سوٹان (اقریقہ) : عہد فاروقی میں جب

حضرت مرون بن العاص نے مصر کو ستح کیا تو ان کے عروج تک عمان اسلامی حکومت ہی کا ایک حصہ تھا

وَلَا تَبْرُجْ تَبْرُجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ
یعنی اگر کبھی نکلنے کی ضرورت ہو تو اس طرح
زینت کے ساتھ نماش کرنی ہوئی
نکلو جیسا کہ جاہلیت کی عورتوں نیکان کرنی
تھیں اور ایسی آرائش اور زینت
کے ساتھ نکلو جیسا کہ عورتوں کو یہ مکمل طبق
کو بھی اچارت نہیں، اور اسے ایک حکم دیا جائے
ظرف مبدل ہوں یا کہ حجاب کی پابندی کے
ساتھ پرورہ کر کے نکلو اور حرمہ ڈھپلے ڈھالے
باہس میں بھیجا ہوا ہو۔ ہمارے زمانے میں تو ربع
کاروانج ہے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
کے زمانے میں چادریں استعمال ہوتی تھیں۔
اور وہ چادر سے سید پاؤں تک پورے
جسم کو چھپا لیتی تھیں۔

(۵) راستے میں ایک کھلا میدان آیا جس میں کوئی دوڑا
شخن موجود نہیں تھا۔ اس وقت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
کے ساتھ دوڑ نکالی۔ اب ظاہر ہے کہ دوڑ نکالنا
بعض علماء نے مکاہی کے عالم طور پر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ جب کوئی
شخص آپ کی دعوت کرتا تو آپ ضرورت کے انتہا
عائشہ رضی اللہ عنہا کو ساتھ لے جانے
کی شرط نکاتے تھے آپ کا یہی معمول تھا
کہ جب کوئی شخص آپ کی دعوت کرتا تو آپ
اس کو قبول فرمایتے تھے۔ میکن بعض علماء نے
مکاہی کے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس موقع
حدیث نمبر ۲۵۔ ان روایات سے معلوم ہوتا ہے
کہ دعوت کا واقعہ اور دوڑ نے کا واقعہ علیہ
علیحدہ ہیں ابتدئ بعض روایات سے معلوم ہوتا
ہے کہ دوڑ نے کا واقعہ اسی دعوت میں بیش تر میں
کو صاف کرنا جائز تھا، اس لیے آپ نے
بار بار حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ساتھ
لے جانے کی شرط نکالی۔

کیا پرورہ کا حکم صرف ازواج مطہرات کو ہے

بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ پرورہ کا حکم
صرف ازواج مطہرات کے ہے تھا اور یہ
حکم ان کے علاوہ دوسری عورتوں کے لیے
نہیں ہے اور اسی مندرجہ بالا آیت ہی سے
استدلال کرتے ہیں کہ اس آیت میں خطاب
صرف ازواج مطہرات کو کیا جاتا ہے جو عورت اس طرح
نکلنا ہے اور عقلی ہر نکلنے کے لیے یہ بات
جیسا کہ جاہلیت کے عادت سے غلط ہے اس لیے کہ
ایک طرف تو اس آیت میں شریعت کے
بہت سے احکام دیے گئے ہیں مثلاً ایک حکم
تو ہی ہے کہ وَلَا تَبْرُجْ تَبْرُجَ الْجَاهِلِيَّةِ
الْأُولَىٰ۔ کہ جاہلیت کی عورتوں کی طرح خوب

مولانا محمد تقی عثمانی صاحب کراچی

ازادی نسوان کا فریب

آپ کے اصرار کی وجہ

روایت میں تو اس کی صراحت نہیں لیتے

بعض علماء نے مکاہی کے عالم طور پر آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ جب کوئی

شخص آپ کی دعوت کرتا تو آپ ضرورت کے انتہا

عائشہ رضی اللہ عنہا کو ساتھ لے جانے

کی شرط نکاتے تھے آپ کا یہی معمول تھا

کہ جب کوئی شخص آپ کی دعوت کرتا تو آپ

اس کو قبول فرمایتے تھے۔ میکن بعض علماء نے

مکاہی کے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس موقع

حدیث نمبر ۲۵۔ ان روایات سے معلوم ہوتا ہے

کہ دعوت کا واقعہ اور دوڑ نے کا واقعہ علیہ

علیحدہ ہیں ابتدئ بعض روایات سے معلوم ہوتا

ہے کہ دوڑ نے کا واقعہ اسی دعوت میں بیش تر میں

کو صاف کرنا جائز تھا، اس لیے آپ نے

بار بار حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ساتھ

لے جانے کی شرط نکالی۔

بیوی کو جائز تفریخ کی بھی ضرورت ہے

یہ دعوت مدینہ طیبہ میں نہیں تھی، بلکہ

میں کوئی طیبہ سے باہر کچھ نہیں ملے پر ایک لستی میں

ذنکروں کی لیے قرآن کریم میں اللہ علیہ وسلم

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ساتھ لے کر چلے

کی حالت میں عورت کے لیے پہنچے کو تھے۔

پاکیزہ خواتین اس روئے زمین پر پیدا ہیں جو کہ
کی انھیں سے فقط کا خطرہ تھا کہ کیا دوسروں کو تو
کی دوسری عورتوں کا سکا کیا جا سکتے
کے نکلنے سے فتنہ کا انداز نہیں ہے؟ اور
ازدواج مطہرات کو عورتوں کی طرح زینت
کے ساتھ نکلا کریں؟ ظاہر ہے کہ دوسری عورتوں
کو بھی اچارت نہیں، اور اسے ایک حکم دیا جائے
اوٹی دیا جائے گا۔ اس لیے کہ ان سے فتنہ کا انداز
زیادہ ہے۔

پرورہ کا حکم تمام خواتین کو ہے

کیا اس حکم کے ساتھ مخفی بد ن لگنا چاہیے۔
تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو تھا کہ جب
ہم جو کے سفر پر اونٹ پر بیٹھ کر جائے گیں جو کہ
تو راستے میں جب سانس کوئی اجنبی نہ ہوئی
تو اپنے نقاب اپنے سب سے دیتیں اور ہم نے اپنے
اپنے ماتھ پر ایک لکڑی لگاتے ہوئے جوئے تھی
اور جب کوئی قائلہ یا اجنبی مرد سانس تسلی
دیتا تو ہم اپنے نقاب اس لکڑی پر ڈال دیتیں
تاکہ وہ نقاب چھپے سے برداشت کے اور جو مرد سانس
ایس ان کا سانسنا ہو۔

اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ
احرام کی حالت میں بھی ازواج مطہرات نے
پرورہ کو ترک نہیں فرمایا۔ (ابعاواد کتب الحج
باب الدحر تغزی دیجہ حدیث نمبر ۱۸۳۳)

ایک خاتون کا پرورہ کا اہتمام

ابو داؤد کی روایت ہے کہ ایک خاتون کا
یہاں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
ایک غزوہ میں گیا ہوا تھا جنکے بعد تمام
مسلمانوں والیں آئے۔ میکن اس کا بیٹا وہیں
کیا مقصود یہ تھا کہ معاشرے کے اندر پرورے
کے نیچے میں جو فتنہ پیدا ہو سکتا ہے اس کا
سید باب کیا جائے، اب سوال یہ ہے کہ کیا
فتنه صرف ازواج مطہرات کے باہر نکلنے سے
پسید ہو گا؟

حالات احرام میں پرورہ کا طریقہ

آپ کو معلوم ہے کہ جو کے موقع پر احرام

یہ پاکیزہ خواتین تھیں

دوسری بات یہ ہے کہ حجاب اور پرورے
کا مقصد یہ تھا کہ معاشرے کے اندر پرورے
کے نیچے میں جو فتنہ پیدا ہو سکتا ہے اس کا
سید باب کیا جائے، اب سوال یہ ہے کہ کیا
فتنه صرف ازواج مطہرات کے باہر نکلنے سے
پسید ہو گا؟

معاذ اللہ ادعا و ادعا مطہرات کو ان جیسی

دنیا میں نہیں رہے۔ اشوک سہنے کہا کہ دشمن تریں
مسلم لڑکوں کی آبہوریزی کے واقعہ میں ملوث راجیش
اگر وال اس طاعون کی وبا میں سب سے پہلے فوت
ہوئے۔ خالدہ نے سیول اسپناں کے حجہ میں حرثے
والوں کی فہرست دیکھی ہے جس میں راجیش اگر وال
کا نام درج ہے۔

ظلم کی تہنی کبھی یہلتی نہیں

طاعون میں اضافہ

ابھی بھی سوت میں طا عون مر من میں مبتلا
تھے کیس سوت کے سطح اسپتال میں درج ہوئے
عفاذ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق تیس سے زائد
کیس درج ہوئے ہر دفعہ سرکاری اعداد کے مطابق
ابھی بھی دو سو سے تین سو کے قریب کیس درج ہوئے
ہم نے کمیوں میں گھنی کاطا عون سفرست ہے۔

اذان وسلام کا منظر

کئی مسجدیں تھیں جہاں نماز نہیں ہو رہی تھی لیکن طاعون کی وبا، کے بعد اب وہاں باقاعدہ نماز شروع ہو گئی ہے۔ جب سے سورت میں سیلا ب کے بعد طاعون پھیلا اس کے بعد سے بہت سے غیر مسلم لوگ اس بات کی دعوت دینے کے لئے محبی الدین سلیم اللہ رفاعی کے پاس آئے تھے کہ ان مسجدوں میں نمازوں کی شروع کی جائے جہاں فادات کے بعد نماز کی ادائیگی بند ہو گئی تھی۔ محی الدین سلیم اللہ شاہ رفاعی نے ان لوگوں کی درخواست کو قبول کیا اور ان ویران مساجد کو دوباءہ آباد کرنے کے لئے انتظامات شروع کر دیئے۔ وہ تمام نگر، وید دروازہ، پانڈے سرا، ہاؤ سنگ، بورڈ، دریا، پیر سوڑا کی مسجد راشونی مکار روڈ پر واقع مسجدوں میں باقاعدہ نماز شروع ہو گئی ہے۔ نمائندہ ہندوستان کے سروے کے مطابق وید دروازہ میں فی الحال ہفت جمجم کی نماز شروع ہے کیونکہ یہاں کے مسلم خاندان فادات کے لئے جمع کے تھے۔ جس کی وجہ سے یا تو

۱۹۹۳-۱۰-۲۷

اس نے بتایا کہ اس کا رخانہ کے مالک نے اس اور اس کے ساتھ کئی دیگر ملازموں کو فاد میں شامل ہونے کی ترغیب دی اور مسلم خواتین کی آبروریزی کے لئے کہا۔ اس نے یہ بھی کہا کہ ایسا کرنے پر وہ ان ملازمین کی تنخواہ میں اضافہ کر دیگا۔ اور اچھا انعام بھی دے گا۔

بھی دے گے۔
عقلان عرف راجندر کا کہنا ہے کہ اس اپنی
ان شیطانی حرکتوں پر ہمیشہ ندامت کا احساس رہتا ہے
اور رہے گا۔ اس نے بتایا کہ طاعون کی وہار پھیلنے کے
بعد شہر کے لوگوں میں یہ عام تاثر تھا کہ یہ
لوگوں کی بد احتمالیوں کا نتیجہ ہے۔ اس خیال کے بعد
بچہ لوگوں نے اسلام کی جانب رجوع ہونے اور اپنے
گناہوں کی صحافی کے لیے سودت شہر کی بعض مساجد
کے اندر سے رجوع کیا۔ اور اسلام قبول کرنا شروع

کر دیا۔ غمان کا کہنا ہے کہ ایسا ہونے کے بعد۔
تینزی سے چھیلتی اس دباؤ پر جیسے یکایک لوگ لگ
گئی۔ لوگ اسے قدرت کے ذریعہ معاف کر دیئے جانے
کی علامت قسم کر رہے ہیں۔

کہ یہ سبھی اس کے ساتھ کام کرتے ہیں۔ ان میں سے
چند بھار کے اور باقی اتر پردیشی کے ہیں۔ اس
نے بتایا کہ اسے نئی اطلاع کے مطابق متعدد دیگر
افراد نے بھی اسلام قبول کیا ہے یہ پوچھ جانے
پر کیا اس نے صرف باد کے خوف سے اور اس سے
پہنچنے کے لیے آیا کیا ہے؟ اس نے کہا کہ نہ ہے اس
اس نے خلوص دل سے اور رنجات کا راستہ پانے
کے لیے مسلمان بنا تسلیم کیا ہے، عثمان اس وقت
سورت لوٹ گیا ہے اس نے کہا ہے کہ اب وہ کپڑا میں
میں کام کرے گا۔
(یونیک روزنامہ عظیم بادا کیسی نمبر ۱۸ اکتوبر ۱۹۹۶ء)

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ان احکام کو
چھوڑ دیں؟ یاد رکھو! جب خود ہمارے اپنے
دلوں میں یہ ایمان اور اعتماد پیدا نہ ہو کہ
ہم نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جو طریقہ
سیکھا ہے وہی طریقہ برحق ہے، کوئی مذاق
اڑاتا ہے تو اڑایا کرے، کوئی طعنے دیتا ہے تو
دیا کرے، یہ طعنے تو مسلمان کے سکھ کا زریون میں
انبیاء و ملیکوں کا سلام ہوا اس دنیا میں تشریف
لائے، کیا انہوں نے کچھ کم طعنے سہے؟ جتنے
انبیاء و ملیکوں کا سلام اس دنیا میں تشریف لاائے
ان کو یہ طعنے دیتے گئے کہ توہین بنا نہ ہو لوگ
ہیں کہ دقیانلوں اور رجحت پسند ہیں، یہ
ہمیں زندگی کی راحتوں سے محروم کرنا چاہتے
ہیں پسارے طعنے المیار کو دیتے گئے اور
تم جب مومن ہو تو انبیاء کے دارث ہو۔
جس طریقہ دراثت میں اور جیزیں میں گی یہ طعنے
بھی میں کے کیا ان طعنوں سے گھبرا کر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کار کو چھوڑ دو گے؟
اگر اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم
بدر ایمان ہے تو پھر ان طعنوں کو سننے کے لیے
کوئی کو مخفبوطا کر کے بیٹھنا ہو گا۔ (جاری)

بے پوچھا کر یا رسول اللہ امیر سے بیٹھے کا کیا
ہوا؟ صحابہ کرام نے جواب دیا کہ تمہارا بیٹا
تو اللہ کے راستے میں شہید ہو گیا۔ اب بیٹے
کے مرنے کی اطلاع اس پر بجلی بن کر گری
اس اطلاع پر اس نے جس صبر و مصیبت سے کہا
وہ اپنی جگہ ہے، لیکن اسی عالم میں کسی شخص
نے اس خاتون سے پوچھا کہ اے خاتون! تم اتنی
پریشان کے عالم میں اپنے گھر سے نکل کر
حضور قدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
آئیں، اس حالت میں بھی نہ نم نے اپنے چہرے پر
نکاب ڈالا ہوا ہے؟ اور اس وقت بھی نقاب
ڈالنا نہیں بھولیں؟ جواب میں اس خاتون نے
کہا کہ ان اُس زادِ ابُنی نَمَّاُسْ زَلْحَيَاِنُ
(میرا بیٹا توفیت ہوا ہے لیکن میری حیات
وقت نہیں ہوئی) یعنی میر سے بیٹے کا جائزہ
نکلا ہے، لیکن میری حیات کا جائزہ تو نہیں نکلا
تو اس حالت میں بھی پر وہ کا اتنا اہتمام نہ مارا
(ابوداؤد کتاب الجناد، باب فضل قتال الروم علی
غیر حرم، حدیث ۲۳۸۸)

اہم فرقہ کے طعنوں سے مروعہ ہوں

حضرت مسیح بن مريم علیہ السلام کا یہ حکم اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں نازل فرمایا اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث میں اس کے تفصیل بیان فرمائی اور ازدواج مطہرات اور صحابیات نے اس حکم پر عمل کر کے دکھایا۔ اب اہل مغرب نے یہ برو بیگنڈ نہ شروع کر دیا کہ مسلمانوں نے عورتوں کے ساتھ بڑا اظالمانہ سلوک کیا ہے کہ ان کو گھر دین میں بند کر دیا، ان کے چہروں پر نقاب ڈال دی اور ان کو ایک کار گون بنادیا، تو کیا مغرب کے اس مذاق اور برو بیگنڈ کے نسبت میں ہم اللہ اور

١٢- زیر سری ۱۹۹۵

نماز پوری میں اصلاح معاشرہ کا فرض

ج:۔ ایک ہی بار سجدہ سہو کرے تلاف جائیگی
لئے سجدہ سہو نہیں کرے گا۔
س:۔ ایک شخص پر زکوٰۃ فرقہ ہے مگر اس کے
پاس جتنا مال ہے اس سے زیادہ وہ مقروظ ہے
تو کیا ایسے شخص پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔

ج:۔ نہیں مذکورہ شخص پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی
س:۔ محمد اور عین کے خطبہ میں کیا فرق ہے؟
ج:۔ خطبہ جمع نماز جمع سچھ ہونے کے لیے خطا ہے
 بغیر خطبہ کے نماز نہیں ہوگی۔ اور عین کے لیے
خطبہ مسون ہے بغیر خطبہ کے بھی نماز عین کے
صحح ہو جائے گی۔ لیکن ایسا کرنا مکروہ ہے۔
س:۔ کیا میت کو قبر میں لٹانے کے بعد اس کے
کھن کی گر ہوں کوکھول دینا چاہیے؟
ج:۔ دریافت کردہ صورت میں مددی کار و بار
جلانے والے اس میں ملازمت کرنے والے سخت
نماز کے لئے نکالتا ہے تو وہ نماز ہی میں ہوتا ہے۔
حضرت ابو القاسم سعید رضی اللہ عنہ
بنی ایلہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے
کہ آپ نے بعض لوگوں کا شور شناج بہم نماز سے
نماز ہوئے تو حضور نے دریافت فرمایا کہ
علیہ وسلم اصل الریبو و مولکہ
کی طرف تیزی سے آرہے تھے "فیما" ایسا
کیا کر وجب تم نماز کی طرف اڑ تو اطیان اور
سکون کے ساتھ آؤ جتنی جماعت تھیں میں جائے
تحابعہ میں شوہر اور زوجہ نے متین کریا تو
اسے پڑھ لوا اور جو رہ جائے اسے پوری کرلو۔
نماج مش واجب ہو گا یا یہ متین کر دہرہ ہے؟
(بخاری و مسلم)

من جابر رعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
دینا شریف میں ہے۔
کیا کلارڈ ناجائز کام کرنے والے ہیں۔

نماز حضرات توجہ دیں
جو نماز حضرات اشامی ادارے یا ادب و شاعر
ایسا تباہی تصریح کے لاءیں رواد کرتے ہیں وہ اس کا
مزور خیال رکھا کریں۔

(۱) کتاب زیادہ سے زیادہ ایک سال کے عرصہ
مگر نماج کے بعد شوہر اور زیادہ پرانی کتابوں پر تہرہ
محض نہیں ہے۔

(۲) چند صفات پر مشتمل پیغاف قسم کی تباہی بھی
کا کوئی فائدہ نہیں ہے زیادہ تجوہ نکارے پاس وقت ہے
اور زیادہ تجویحات کے صفات میں اس کی گناہ ہے۔

کی زکوٰۃ لازم ہو گا۔

ج:۔ حورت کا ہر اس کے شوہر کے ذمہ ہے مگر اس نے
کی تیزیت رکھتا ہے جب تک حورت کو اس میں

تو کیا کریے؟

ہر دنیا ہو گا۔

ج:۔ حورت کا ہر اس کے شوہر کے ذمہ ہے مگر فضیحت

کی تیزیت رکھتا ہے جب تک حورت کو اس میں

اس طرح پوری پر جس طرح حضرت اس سلسلہ پر
راہ خدا میں چھری جلانی گئی تھی۔ یہ جانتے ہیں کہ
یہ لاکا ائمہ کی راہ میں شہید ہو چکا ہے باپکے یہ
نذر پوری ہو گئی اور شیخ احمد علی حضرت میر صاحب
کے ساتھ بالا کوٹ میں شہید ہوئے اس کا دوں ہیں
درستہ مسجد کو دیکھا، ڈاکٹر سید حمود کا مکان اپنے
بھی دیکھا۔

پہاں سے فدہ سید حمود دینے

غائز پور میں پہنچا جہاں مولانا عزیز الرحمن صاحب

اور ان کے رفقاء استقبال کے لئے موجود تھے

وقد کا قیام شوکت متولی میں ہوا شہزادہ پوری میں

ایک ہزار انہاں بالی سے جس اصلاح معاشرہ

کا فرض کا اہتمام کیا اسی ساتھ اس جلسے میں تھا

کرتے کے لیے منو، کوپا گنج میا اور تھوڑا وغیرہ سے

بھی سر برآورده تھیں آں تھیں شہزادہ کا پور

کی خصوصیات کے مطابق یہ جلسہ تاخیر سے

ذوبیت شروع ہوا اسکن پہنچا اور فرضیت سے بھر

ہوا تھا جو خلاف مسول بات تھی۔ لوگوں نے بتایا کہ

اتھی خاضی عام طور سے جلوسوں میں نہیں ہوا کریں

مولانا سید محمد رابع حنفی ندوی صاحب کو تیزی

تلادوں کلام پاک کے بعد مولانا عزیز الرحمن

صاحب صدیقی نے مدارست کی تحریک کیا میں جسکی

تائید پر و فیض حیدر علی صاحب نے کی۔ اس طرح

مولانا سید محمد رابع صاحب میں ندوی کے مدارست

میں جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی اس کا فرض

کے انعقاد کے مقاصد اور اس کے تعارف میں

اخصار کے ساتھ روشنی ڈاکٹر حیدر علی صاحب

دلی، واضح رہے کہ ڈاکٹر حیدر صاحب عرصہ سے

اس علاقہ میں اصلاح معاشرہ کا کام بُرے موقر

ڈھنگ سے کر رہے ہیں اور بُری کا سیالی سے

تحریک دیا چلا رہے ہیں پر و فیض صاحب نے

آئندہ کا پیدا و گرام بناتے ہوئے اعلان کیا کہ اس

بلد کے بعد ائمہ مساجد اور مدرسین و مقررین کی

غائز پور میں اصلاح معاشرہ کا فرض

غائزی پور میں جلسہ منعقد کرنے کے سلسلہ میں

شعبدیار بروفسر حیدر علی صاحب کی جوانانہ

عزیز الرحمن صاحب صدیقی کی حضور شریف لائے

اور اس کا فرض کو مختلف پہلوؤں سے کامیاب بنانے

کے بارے میں مشورہ ہوئے دوں حضرات

جنھیں ہم نے اپنے مطابق وروایات کے مطابق

شائع نہیں کیا کہ اس کا فرض کا مقصد

ذکری کی تاج بیوی شیخ کا اعلان کرنا تھا اور نہیں

ملت اسلامیہ ہندیہ کی تو نے فیصلہ خدمت

مولانا سید ابو الحسن علی ندوی دامت برکاتہم اس

کی دلیل فراہم کرنا تھا۔ اسے جلسہ کے بعد

تعییں حیات کے صفات میں اصلاح معاشرہ

کے تھکانہ دینے والے سفر پھر صحت کی تحریکی کی وجہ

سے ڈاکٹر دینے اس شفیر سے اخیں روک دیا اس

جلسہ میں شرکت کے لیے ہمدمداری کیا تھی

مولانا سید محمد رابع حنفی ندوی صاحب کو تیزی

ایک دینی فلسفہ اور علمی ذمہ داری بھی تھی جن پر

اصلاح معاشرہ کا فرض کے کوئی نہیں مولانا

غائزی پور و روانہ ہوا اس میں مولانا سید مانی حسینی

سید محمد رابع حنفی صاحب ندوی نے انتباہ میں

اجلاس کی قرارداد کے مطابق یوپی کے مغربی

اور مشرقی اضلاع میں علاقائی سطح پر اصلاح

معاشرہ کے جلوسوں کے سلسلہ میں متعدد

نشستیں منعقد کیں۔ مشرقی اضلاع میں

غائزی پور، بیلیا کے غوال در گرم اور خلیل کا نکر

نے۔ جن میں مولانا عزیز الرحمن صاحب صدیقی

حضرت سید احمد شہید کے میرے خاص جناب

شیخ فرزند علی کا مولود مسکن ہے یہ دہلی فرزند

علی ہیں جھوپوں نے لپٹے فوجان بیٹھ احمد علی کوہ

سے اکتوبر کو غائزی پور میں پھر ۱۹۳۶ کو سیرم

سائنس پیش کیا کہ ہم چلتے ہیں کہ اس کی کردن پر

کسکر حضرت امیر المؤمنین سید الجماہر بن

بلد کے بعد ائمہ مساجد اور مدرسین و مقررین کی

ج:۔ ایک ہی بار سجدہ سہو کرے تلاف جائیگی

لئے سجدہ سہو نہیں کرے گا۔

س:۔ ایک شخص پر زکوٰۃ فرقہ ہے مگر اس کے

پاس جتنا مال ہے اس سے زیادہ وہ مقروظ ہے

تو کیا ایسے شخص پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔

ج:۔ جماعت میں شریک ہونے کے لیے

کوہر یا تیزی سے نہیں پہلا چاہیے بلکہ کوئی

دوسری ایلہ علیہ سے چلتا چاہیے اس لیے کجب اس

نماز کے بعد نماز کام کرنے والے ہیں

حضرت ابو القاسم سعید رضی اللہ عنہ

بی ملی ایلہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے

کہ آپ نے بعض لوگوں کا شور شناج بہم نماز سے

من جابر رعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ

نماز ہوئے تو حضور نے دریافت فرمایا کہ

علیہ وسلم اصل الریبو و مولکہ

کی طرف تیزی سے آرہے تھے "فیما" ایسا

ہے مسماہ مشکوٰۃ مکاری

س:۔ نماج کرتے وقت ہر متین نہیں کیا

تحابعہ میں شوہر اور زوجہ نے متین کریا تو

نماج مش واجب ہو گا یا یہ متین کر دہرہ ہے؟

س:۔ مسکوٰۃ مکاری کیا ہونا چاہیے؟

ج:۔ متین ایسا ہونا چاہیے جو دنار اور

حاطہ فرم ہو۔ مسجد کی رقم کا اس کے صحیح معرف

یہ صرف کرنے والا ہو، دیانتدار ہو، مسجدی کی قسم

اور دیگر چاندرا کا غلط استعمال کرنے والا نہ ہو

کر لیا تو کیا ہر صاف ہو گیا؟

ج:۔ ایسی معافی شرعاً معتبر نہیں ہے۔

کی زکوٰۃ لازم ہو گا۔

س:۔ ایک ہی نماز میں کئی سہو ہو جائیں

کی تیزیت رکھتا ہے جب تک حورت کو اس میں

تو کیا کریے؟

ہر دنیا ہو گا۔

ج:۔ حورت کا ہر اس کے شوہر کے ذمہ فرضیت

کی جیت کرنا ہے جس کے ذمہ ہے مگر اس نے

کی تیزیت رکھتا ہے جب تک حورت کو اس میں

کی تیزیت رکھتا ہے جب تک حورت کے ذمہ ہے

کی تیزیت رکھتا ہے جب تک حورت کے ذمہ ہے

زور دیا اور نابد سنت کر رشی میں اوپر معاشری
علی طور سے سماجی مسائل و مشکلات کو حل کرنے
کے سلسلہ میں ایک جامع پروگرام کا ترتیب
اوور ارشت پر ہی تفصیل سے گفتگو کی اور سیرت
نبوی اور صاحبہ کرام کے واقعات سے سیمجھ اسلامی
مولانا محمد فالد صاحب ندوی نے جو جلسہ
کی انتظام کر رہے تھے اسلام میں حور تو اسے
کی جیش اور معاشرہ میں ان کی اہمیت پر
ہدایت دالی اور جاہلی اسلامی تہذیب کا مواد
کرتے ہوئے اسلامی معاشرہ اور اسلامی تہذیب
کے احیاء پر نظر دیا۔

محلہ معاشرہ کے ندوی قال کو واضح کیا۔ مولانا عزیز مدرس
کی وجہ سے یہاں اسلام شروع ہی میں پہنچ
سیماجہا بستھائے ہیں مسلمانوں نہاس کو وضع
کیا۔ مدینہ میں آباد اس دخور کے خصوصیتے
یعنی ہی کے تھے جو من میں ستمارب کے ٹوٹنے کے
بعد دین میں اکر آباد ہو گئے تھے۔

حضرت مولانا سید محمد راجح صنفی ندوی صاحب
کی نظم جس کا موضوع ہی اصلاح معاشرہ ہے،
میں مخلوقوں کے تمدنی تاقلوں کے ذریعہ پہنچ
کی اصلاح کی وسیعہ پر جو جانوں کے مسائل کو سمجھنے
پر زور دیا اور کہا کہ اگر ہم اپنے معاشرہ کو خوبیوں
اس جلسہ میں حاضرین نے حضرت مولانا
دامت برکاتہم کو رہ پا کر مدافع تھیں کریں کے تو
ہمارا پورا معاشرہ فاسد اور ناکام ہو جائے گا،
حد تک اس کی تلافی اس خصوصی پیغام سے ہو گئی جو
مولانا مظلوم کی طرف سے مولانا محدثین صاحب
ندھری نے جلسہ میں سنا یا، اس پیغام میں مولانا
مدظلہ نے مسائل پر دل افسوس کا اچھا کی کہ
آجھے آنا چاہتے اور ہر طرح کی حد تک یوں سے
ازداد ہو کر اس کام میں تقدیم کرنا چاہیے
صدر محترم کی دعا بر اجلas ایک بچہ شب کو
ختم ہوا

اطہار شکر

مرحوم والدہ بزرگوار جناب محب الدین نیزی
صاحب کی ناجانی وفات پر ہمیں یہ شمار تعریف
نامے پذیر ہوا، دستی خطوط میں فون کا زیر نیزی اور
اسلام ہنچا بستھائے کے بعد لوگوں نے تھیزی
پر زور دیا اور کہا کہ اگر ہم اپنے معاشرہ کو خوبیوں
سے اسلام قبول کرنا شروع کیا۔ اور یہاں کا
بادشاہ بھی طلق بگوش اسلام ہو گیا۔

(لیق) سلم ملک میں اسلام کب اور کیسے پہنچا

۴۹۔ نایا جگہ پا (افریق) : گیارہویں صدی
میسیوی میں مملکت کامن میں تجارت کی غرض سے
تبلیغات پر زندگی کے تمام خصیصہ میں ملکہ بریگزیٹ
اور پورے کے پورے مسلم قاقلوں کے ذریعہ اسلام پہنچا
تھا جو نہایت مسلم قاقلوں کے ذریعہ اسلام پہنچا
اور وقت نایا جگہ میں اب تک مملکت میں داخل ہو گیا
معاشرہ کے جو اراضی پہنچے ہوئے ہیں ان کا زاد الیک
خیر است ہوئے کے ناطے ہماری ذمہ داری ہے۔
اس جلسہ کی مرکزی اور افضل تقریب مولانا
سید مسلم نیزی ندوی کی تھی جس میں اصول سے
حاشرتی زندگی کی اصلاح میں عقیدہ کی صحت پر

۵۰۔ نایا جگہ پا (افریق) : ابتداء میں یہاں
اسلام شامی افریقہ سے آتے والے ان تاجر و مولوں

عملی خبریں

محدث اشرف ندوی

میں اسلام مقامی سیاست کی جگہ بہتر تہذیب
تابت ہو سبائے ایک اندازہ کے مطابق اذان
رجوی اسپیں ہیں ہبہ نوی مسلم آبادی تھیں
۲۰۔ ہزار کے لگ بھگ ہے اسپیں کے نیزہ ترا لہ
مسجد ملک سورتیانیتے حق رکھتے ہیں اور اس کے
وظیفے کا انتظام سعودی کو چیزیاں تھے جو عرب امارات
کے نکلا اتفاق کے ذمے ہے۔ ہبہ نوی اس کے لگ بھگ
نے حال ہی میں ایک سجدہ کی تو سیکھ کے طبق اذان
کی سب سے محدود عالت قصر الملوک کے قریب پہنچ
بڑی میں خیڈی ہے۔ واضح رہے کہ اس سال عرب امارات
کے موقع پر پہنچے ۵۰۰ سال بعد مسلمانوں نے پہنچے
ایک بار قصر الملوک میں ہبہ نوی اور نامہ اسپیں میں
اس پر ڈرام کوئی کامیابی کیا جو اسلامی بڑی
بھی مقبولیت کا واضح ثبوت ہے۔

۱۰۔ امری نو مسلم خالد عبد العادی (میلت پ)
پر محکم کرنے کے لئے مارچ ۱۹۹۳ء میں اس بات کا
اعلان کیا تھا کاروکلی میں فون کا زیر کوئی چارج
نہیں، ملک سے واپس جانے والوں کے لیے ویزا
پہاڑ امریکہ میں وسائل کی کمی کے باوجود اسلام کھٹک
جنپیل پیورشی میں اسلامی علوم کے دفتری
الخنوں نے ایک نیزہ میکنی کو انشرواپوری ہوئے
پہاڑ امریکہ میں اسی تاریخ سے اسی وجہ سے
ٹرن لوگوں کی تعداد جاری ہے۔ کوئی نکریہ مذہب خود بڑا
محکم ہے اور اعلیٰ تعلیم یافت امریکیوں کا ایک بڑا طبق
کی فیض، پندراگاہ کی فیض، مکریل رجیشن،
پانی، گلیں اور بھلی کے بل میں خاطر خواہ کی کردی گئی
ایک ایسی قوم کے لئے جو خاندانی اقدار کے نزال
داض رہے کہ جدید سعودی عرب کے باقی شاہ عبد العزیز
ابن عبد الرحمن آل سعود پیش جھوٹ ۱۹۹۳ء
میں اس کے مختلف علاقوں کو ایک لڑکی میں پرداز
ایک مضبوطہ مملکت کی شکل دی تھی۔ ہر سال اس
تاریخ کو قومی دن کے طور پر منایا جاتا ہے۔

۱۱۔ سودی عرب کے ۲۰۰۰ دنیوں یوں یا زادی کے
موقع پر خادم حرمین شریفین نے ابھی ایک پیس کا نوٹ
نے کنڈا جا رہا ہے لیکے کنڈا کے ایک ایک پیس کا نوٹ
میں کہا کہ مملکت میں مجلس شوریٰ کا قائم بہت جلد
 عمل میں آجائے کہاں منصوبہ پر تیزی سے کام بھی
نے اسرائیل کے مقامی شکایت کرتے ہوئے کنڈا
سے پناہ کی درخواست کی تھی اس طرح صومالی ایمان
اور اقماریکیلے اور ہمیں صبر کی تلقین کی ہے۔
موت ایک اصل حقیقت ہے جس سے انکار نہیں کیا جاتا
ان سب تعریف نہیں پر شکری کی تحریر فرقہ فرقہ نکھا
تر قی ہوئی ہے اس کے نتیجہ میں اب تک مملکت میں
بھال کر اسرائیل گئی تھے تیکن اب یہ زمین ان کے
لئے تھا بھروسہ ہے۔

۱۲۔ ایک اخباری اعلان کے مطابق اسپیں
ہوئی ہے اخنوں نے کہا کہ صرف عالم بلکہ ملک
بائشندوں کو بھی فائدہ ہو چکا ہے اور اپنی مالی طور
پر اور برآمدات کے حاملہ میں ۸۰٪ فیصد کا ایسا بھجے

ہے اور برآمدات کے حاملہ میں ۸۰٪ فیصد کا ایسا بھجے

ہے اور برآمدات کے حاملہ میں ۸۰٪ فیصد کا ایسا بھجے

ہے اور برآمدات کے حاملہ میں ۸۰٪ فیصد کا ایسا بھجے

ہے اور برآمدات کے حاملہ میں ۸۰٪ فیصد کا ایسا بھجے

ہے اور برآمدات کے حاملہ میں ۸۰٪ فیصد کا ایسا بھجے

ہے اور برآمدات کے حاملہ میں ۸۰٪ فیصد کا ایسا بھجے

ہے اور برآمدات کے حاملہ میں ۸۰٪ فیصد کا ایسا بھجے

ہے اور برآمدات کے حاملہ میں ۸۰٪ فیصد کا ایسا بھجے

ہے اور برآمدات کے حاملہ میں ۸۰٪ فیصد کا ایسا بھجے

ہے اور برآمدات کے حاملہ میں ۸۰٪ فیصد کا ایسا بھجے

ہے اور برآمدات کے حاملہ میں ۸۰٪ فیصد کا ایسا بھجے

ہے اور برآمدات کے حاملہ میں ۸۰٪ فیصد کا ایسا بھجے

ہے اور برآمدات کے حاملہ میں ۸۰٪ فیصد کا ایسا بھجے

ہے اور برآمدات کے حاملہ میں ۸۰٪ فیصد کا ایسا بھجے

ہے اور برآمدات کے حاملہ میں ۸۰٪ فیصد کا ایسا بھجے

ہے اور برآمدات کے حاملہ میں ۸۰٪ فیصد کا ایسا بھجے

ہے اور برآمدات کے حاملہ میں ۸۰٪ فیصد کا ایسا بھجے

ہے اور برآمدات کے حاملہ میں ۸۰٪ فیصد کا ایسا بھجے

ہے اور برآمدات کے حاملہ میں ۸۰٪ فیصد کا ایسا بھجے

ہے اور برآمدات کے حاملہ میں ۸۰٪ فیصد کا ایسا بھجے

ہے اور برآمدات کے حاملہ میں ۸۰٪ فیصد کا ایسا بھجے

ہے اور برآمدات کے حاملہ میں ۸۰٪ فیصد کا ایسا بھجے

ہے اور برآمدات کے حاملہ میں ۸۰٪ فیصد کا ایسا بھجے

ہے اور برآمدات کے حاملہ میں ۸۰٪ فیصد کا ایسا بھجے

ہے اور برآمدات کے حاملہ میں ۸۰٪ فیصد کا ایسا بھجے

ہے اور برآمدات کے حاملہ میں ۸۰٪ فیصد کا ایسا بھجے

ہے اور برآمدات کے حاملہ میں ۸۰٪ فیصد کا ایسا بھجے

ہے اور برآمدات کے حاملہ میں ۸۰٪ فیصد کا ایسا بھجے

ہے اور برآمدات کے حاملہ میں ۸۰٪ فیصد کا ایسا بھجے

ہے اور برآمدات کے حاملہ میں ۸۰٪ فیصد کا ایسا بھجے

ہے اور برآمدات کے حاملہ میں ۸۰٪ فیصد کا ایسا بھجے

ہے اور برآمدات کے حاملہ میں ۸۰٪ فیصد کا ایسا بھجے

ہے اور برآمدات کے حاملہ میں ۸۰٪ فیصد کا ایسا بھجے

ہے اور برآمدات کے حاملہ میں ۸۰٪ فیصد کا ایسا بھجے

ہے اور برآمدات کے حاملہ میں ۸۰٪ فیصد کا ایسا بھجے

ہے اور برآمدات کے حاملہ میں ۸۰٪ فیصد کا ایسا بھجے

ہے اور برآمدات کے حاملہ میں ۸۰٪ فیصد کا ایسا بھجے

ہے اور برآمدات کے حاملہ میں ۸۰٪ فیصد کا ایسا بھجے

ہے اور برآمدات کے حاملہ میں ۸۰٪ فیصد کا ایسا بھجے

ہے اور برآمدات کے حاملہ میں ۸۰٪ فیصد کا ایسا بھجے

ہے اور برآمدات کے حاملہ میں ۸۰٪ فیصد کا ایسا بھجے

ہے اور برآمدات کے حاملہ میں ۸۰٪ فیصد کا ایسا بھجے

ہے اور برآمدات کے حاملہ میں ۸۰٪ فیصد کا ایسا بھجے

ہے اور برآمدات کے حاملہ میں ۸۰٪ فیصد کا ایسا بھجے

ہے اور برآمدات کے حاملہ میں ۸۰٪ فیصد کا ایسا بھجے

ہے اور برآمدات کے حاملہ میں ۸۰٪ فیصد کا ایسا بھجے

ہے اور برآمدات کے حاملہ میں ۸۰٪ فیصد کا ایسا بھجے

ہے اور برآمدات کے حاملہ میں ۸۰٪ فیصد کا ایسا بھجے

ہے اور برآمدات کے حاملہ میں ۸۰٪ فیصد کا ایسا بھجے

ہے اور برآمدات کے حاملہ میں ۸۰٪ فیصد کا ایسا بھجے

ہے اور برآمدات کے حاملہ میں ۸۰٪ فیصد کا ایسا بھجے

ہے اور برآمدات کے حاملہ میں ۸۰٪ فیصد کا ایسا بھجے

ہے اور برآمدات کے حاملہ میں ۸۰٪ فیصد کا ایسا بھجے

ہے اور برآمدات کے حاملہ میں ۸۰٪ فیصد کا ایسا بھجے

ہے اور برآمدات کے حاملہ میں ۸۰٪ فیصد کا ایسا بھجے

ہے اور برآمدات کے حاملہ میں ۸۰٪ فیصد کا ایسا بھجے

ہے اور برآمدات کے حاملہ میں ۸۰٪ فیصد کا ایسا بھجے

ہے اور برآمدات کے حاملہ میں ۸۰٪ فیصد کا ایسا بھجے

ہے اور برآمدات کے حاملہ میں ۸۰٪ فیصد کا ایسا بھجے

ہے اور برآمدات کے حاملہ میں ۸۰٪ فیصد کا ایسا بھجے

